تصویر وفا عرف.. یہودی کی لڑکی

ملنے کا پتہ:- بھائی تارا چند چھبر تاجر کتب لاہور

جملہ حقوق محفوظ ہیں

یہودی کی لڑکی

عرف

روشن دلربا

مصنفہ

آغا حشر کاشمیری

ملنے کا پتہ :-

بھائی تاراچند چھبر تاجر کتب لاہور لاہوریڈنہ

نخنہ ناٹک

بادشاہ :- مارکس کا باپ

ڈیسیہ :- (شہزادی) مارکس کی عاشق

کفیش :- راہب سلطنت

مارکس :- راحیل اور ڈیسیہ کا عاشق

عذرا :- یہودی سوداگر زیورات

بروٹس :- مذہبی ریفارمر

گھسیٹا :- حجام - بعد میں پوسٹ مین - چمپا کا خاوند بس روز کا عاشق :

چھوٹمن :- چمپا کا عاشق

مسٹر ڈو

ایلس :- مسٹر ڈو کی عورت

مس روز :- الفریڈ کی بیوی

جونہ :- خادمہ شاہی

راحیل :- بروٹس مذہبی ریفارمر کی لڑکی

چمپا :- گھسیٹا کی عورت :- چھوٹمن کی دوست

ستیتا :- ایک بہرہ - روز کا طالب

نیز اس کے چوبدار سپاہی، منادی والا، بڑھیا، راشگران، سہیلیان، سردار وغیرہ وغیرہ

رومن دلربا

عرف

یہودی کی لڑکی

پہلا باب پہلا پردہ

(سہیلیوں کا حمد خدا میں گاتے نظر آنا)

گانا

والی تو جگ کا ہے دالی - جل میں تھل میں تیرے نور کی تجلی دیکھی
مورے والی ڈالی ڈالی کو ٹلیا گن بھری تو - برگ و بار کو مہا دہر اکھو!
کنجن کے بن میں صدف کے من میں ہے لال یمن من سیان کے من میں
والی تو جگ کا . . . . . .

پہلا باب محل دوسرا پردہ

(رامشگروں کا گاتے دکھائی دینا)

سکھی جو بن کے ماتے ہیں کیسے تیکھے پیارے بجریا کے بان

جن نینن سنگ چھیڑ کرے جان واری جاؤں سکھی

ڈلسیہ - باتین نہ ایسی بنا دُنا ری - گوئیان بول نہ لاگے موہے کو پہلے پرکھا

مین رین سوہے جو ہے ناہین مُکھ چندر جوت نہ آ لے

سب :- مالوری جوبن کیسی سُندریا اُسکھ درشن امرت دار - مالوری بھیان کرو ابھمان

ڈلسیہ کا گانا

وقت کا نٹا سا کھٹکتا ہے نکلتا ہی نہین

دن عجب چھاتی کا پتھر ہے کہ ٹلتا ہی نہین

گردش تقدیر سے اُلٹا اثر تدبیر کا

وہ بھی اب ملتا نہین جو تھا مری تقدیر کا

جونہ کا آنا

جونہ :- پیاری ڈلسیہ، پہلے تو شہزادے صاحب نے مجھے دیکھتے ہی مُنہ پھیر لیا، مگر مین نے سامنے ہو کر گھیر لیا،

ڈلسیہ :- تب تو ضرور خوش ہو کر مجھے پوچھا ہوگا ؟

جونہ :- پوچھا نہ پرکھا - وہان تو کچھ اور ہی لیکھا

نہین بُت مان کر کرتا تھا جو توقیر پتھر کی

اب اس کے دل مین شاید آگئی تاثیر پتھر کی

ڈلسیہ تو اس کا پیار کیا سمجھیگی اے تصویر پتھر کی

اگر سمجھے تو ہو جائے تو اے بیپیر پتھر کی

جونہ :- نہ رکھو اس بُت عیار کا خنجر کلیجے مین

بس اب رکھو تم اس بُت کی جگہ پتھر کلیجے مین

ڈلیہ :- چبھوتی ہے تو اے جلاد کیون خنجر کلیجے مین
زبان تیری اُترتی ہے چھری بنکر کلیجے مین

جُونہ - پیاری ڈلیہ! شہزادے کی سواری آ رہی ہے، اب جی بھر کر دیکھ لیجئے،

(سہیلیون کا جانا - ڈلیہ کا آکر شہزادے مارکس سے اظہار محبت کرنا اور گانا)

گانا

دیکھو بلمان موری بالی عمریا مین بل بل جاؤن
گروا لگاؤن سجن موہن کو رجھاؤن

آؤ جان ہوئے نینان دشمن میری جان کے - جگر پر ہین چرکے ہجران کے

دلدار غمخوار جان نثار - تو یہ جوبن پیا وارون - آؤ جان

مرتی ہے تیرے لئے اور تجھے دھیان نہین
خبر کا درد نہ ہو جس مین وہ انسان نہین

وے دغا باز بھنی ساجن نہ ٹھکرا دل کو - توڑنا آسان ہے پر جوڑنا سہل نہین

ڈلیہ :- مارکس میرے پیارے دلربا!

مارکس - ڈلیہ - تم یہان کس کے فراق مین ؟

ڈلیہ :- تمہارے اشتیاق مین ٥
آئے نہ میرے پاس کئی دن گذر گئے
اب کیا ہم ایسے آپ کے دل سے اُتر گئے

مارکس ٥

جو دن کٹتے آئے جلانے کے وہ دن گذر گئے

اب خود خبر نہیں کہ کدھر آئے کدھر گئے

ڈیسیہ :- جھوٹا۔ کیا دل دینے والے کی یہی سزا ہوتی ہے

مارکس :- یہ دل یہ غبارہ اسی طرف کو جاتا ہے، جدھر کی ہوا ہو

ڈیسیہ :- ڈیر! مارکس نگاہوں میں وہ میل کیا ہوا

مارکس :- کیا جانوں وہ نیلیوں کا کھیل کیا ہوا

ڈیسیہ :- پیارے مارکس! تمہاری چال ڈھال، صورت مورت وہی ہے

مگر نہ وہ دل، نہ ہی وہ نظر، نہ ہی جگر، ہائے

جو نظر اب ہے وہ پہلے تیری بے دید نہ تھی

اس طرح آنکھ بدل لے گا یہ اُمید نہ تھی

آخر پیارے مارکس! اس بے رُخی کا سبب؟

مارکس :- کچھ نہیں،

ڈیسیہ :- اس ناراضگی کا باعث؟

مارکس :- کوئی نہیں،

ڈیسیہ :- پھر کیا ہو گیا۔

مارکس :- سودا ہو گیا،

ڈیسیہ :- ہوش و حواس کدھر گئے؛

مارکس :- محروم آرزوؤں کے ساتھ وہ بھی مر گئے،

ڈیسیہ :- تو کیا اب تم سے کوئی اُمید نہیں

مارکس :- اُمید دلانے والی چیز ہی میرے پاس نہیں،

ڈیسیہ :- وہ کیا؟

مارکس! دل، ے

میں دل کو رووں گا اور روئے گا دل عمر بھر مجھ کو
نہ میری ہے خبر دل کو نہ دل کی ہے خبر مجھ کو

ڈلیہ :- ارے یہ کیا رمز کیا معمہ ہے،

مارکس :- یہی کہ یہ دل اب نکما ہے، میرا ہاتھ چھوڑ دو۔ اپنا ہاتھ ہٹا لو،

ڈلیہ :- میرا دل دیدو، اپنا ہاتھ چھڑا لو،

(منہ پھیر کر شہزادہ کا چلے جانا، ڈلیہ کا افسوس کرنا اور گانا)

گانا ڈلیہ

کسی ظالم کے پھندے میں آنا نہیں — دل کسی نے وفا سے لگانا نہیں
اس کی زلفوں میں دل کو پھنسانا نہیں — اے ظالم کو اس دل نے جانا نہیں
چاہ کرنا کسی نے بھی جانا نہیں — پیار کرنے کا گویا زمانا نہیں

رامشگران اور ڈلیہ کا اکٹھے گانا

ڈلیہ :- موہے کاہے عالی رے پیرو اتر سارے

نارے غم جیان کلپنیان جل گیان سیان

رامشگر :- آہیں یہ بھرنا جیا میں جلنا من کو کر دنہ ہلکان ۔ ذیشان

ڈلیہ :- پیت نے ماری برہ کٹاری جائے جیا کے پار

رامشگر :- دکھ یاری اے پیاری ہر باری ہم واری

ڈلیہ :- گئے چھاند موہے بلمان ایک آگ لگی تن بان، جل خاک بھئی

من مان ۔ دکھ دیت ہے اب نیان

رامشگر :- بے قرار بار بار ہو کر چین نہ کھو من جان ۔ موہے کا عالی رے،

پہلا باب راستہ تیسرا پردہ

گانا راحیل

دل تیرا ادا کا نشانہ ہوا۔ یہ نشانہ ہوا ہے دیوانہ ہوا۔ تھا اپنا مگر یہ بیگانہ ہوا۔ آنکھ ملتے ہی ظالم روانہ ہوا۔ شیدا ہوا یہ دل نازک بدن پر غنچہ دہن پر ہاں رے ہونٹ لعل یمن پہ زلف مشک ختن پہ دل پہ دل تیرا اور طائر روح لامکاں کم کھوج لا اس بے نشان کا اور مرغ دل شاخ تواں سر سراغ لا اس سرو روان کا ۔

کیف شراب ہستی سے اک عذاب ہم کو — زنجیر آتشی ہے موج شراب ہم کو
آرام ہجر کی شب آئے تو کیونکر آئے — ہے موت ہی میسر ہم کو نہ خواب ہم کو

مارکس کا لباس یہودی میں آنا

مارکس ۔ کرتی ہے آتش غم تیری کباب ہم کو
پھونکے ہی جا رہا ہے یہ اجتناب ہم کو
اُلفت میں تم پہ یکساں فرقت میں ہم ہیں نالاں
یہاں اضطراب تم کو وہاں اضطراب ہم کو

پیاری راحیل میری یہ خواہش ہے کہ تم چہرے پر نقاب ڈالے بغیر گھر سے باہر نہ نکلا کرو ،

راحیل :- کیوں ؟ پیارے اس کی وجہ ؟

مارکس :- اس کی وجہ یہ ہے جس طرح بارش سے دُھلے ہوئے صاف آسمان پر چاند کی شعاعیں دُور دُور تک پھیل جاتی ہیں تو تمام دنیا بے پایاں مستی میں ڈوبی ہوئی پُر شوخ نگاہوں سے اس کی دل فریبی پر قربان ہونے لگتی ہے، اسی طرح جب تمہارے گلابی رخساروں کے عکس سے کائنات کا ذرّہ ذرّہ جگمگانے اور ہنسنے لگتا ہے، تو قدرت کی مخلوق ہی نہیں بلکہ خود قدرت بھی تمہیں پیار سے دیکھنے لگتی ہے ؎

ہے نظر کاتب کی اپنے ہاتھ کی تحریر پر
خود مصوّر ہی لٹا جاتا ہے اس تصویر پر

راحیل :- تو کیا پیارے تم رشک کرتے ہو،

مارکس - رشک! میں اس لباس سے رشک کرتا ہوں جو تمہارے اس خوبصورت جسم کو ہر وقت آغوش میں لئے رہتا ہے، میں اس گلے کے ہار پر رشک کرتا ہوں، جو اس دل فریب سینے کے اُبھار کو ہر وقت بوسے دیا کرتا ہے، میں ہوا کے جھونکے پر رشک کرتا ہوں، جو ان انگلیوں کے پاس سے نڈر ہو کر نکلتا ہے، یہاں تک کہ میں تمہارے سایہ سے رشک کرتا ہوں جو تمہارے قدموں کے ساتھ ساتھ لپٹا ہوا چلتا ہے، ؎

بندھی ہے ٹکٹکی سب آزماتے ہیں نصیب اپنا
جسے میں دیکھتا ہوں اس کو پاتا ہوں رقیب اپنا
جو حسرت ہے تو یہ حسرت نہ ہو کوئی مقابل میں
تمہیں آنکھوں میں رکھ لوں اور ان آنکھوں کو دل میں

دونوں کا گانا

سمندِ ناز پہ کھولے ہوئے وہ بال پھرتے ہیں
نہ بچے کب طائرِ دل جب ہوا میں جال پھرتے ہیں
بھول سے گالوں پہ ناگن سے بالوں پہ میں فدا دلربا

راحیل:- تمہاری چالوں کی گھونگر سے بالوں کی زنجیر میں ہوں اسیر
اسیرِ پنجۂ عہدِ شباب کر کے مجھے
کہاں گیا میرا چین خراب کر کے مجھے
کسی کے درد محبت نے عمر بھر کے لئے
خدا سے مانگ لیا انتخاب کر کے مجھے

مارکس:- ابرو کٹاری سینے پہ ماری تیغ دو دھاری اے جان بھول سے
(دونوں کا گاتے ہوئے جانا)

منادی والے کا آنا

منادی والا:- اے باشندگانِ روم تم کو تاجدارِ دینی کونسل کا حکم ڈھنڈورے کی بلند آواز کے ساتھ سنایا جاتا ہے کہ آج چونکہ روم میں دیوتاؤں کا مقدس دن ہے اس لئے روم کے قانون کے مطابق ہر جگہ جشنِ عام ہو ہر صحبت میں ہنگامہ بادہ جام ہو، تین شبانہ روز تک تعطیل ہی تعطیل ہو، ہر کام میں التوا ہر دھندے میں ڈھیل ہو، جو شاہی کونسل کے خلاف عمل میں لائے گا، وہ روم کے قانون کے مطابق زندہ ہی آگ میں جلایا جائے گا،

ایک شخص:- اجی او میاں منادی والے یہ تو کہو کہ تین دن تک تمام کاروبار بند کر کے جشن منانے کا حکم صرف دیوتا کی پجاری قوم ہی کے

(ر)ومن لوگون کے لئے ہے، یا پارسی، عیسائی، یہودی ان سب کے واسطے ہے،

منادی والا:- نہین یہ حکم خاص نہین بلکہ عام ہے، یہودی، عیسائی، (پ)ارسی سب کو تین دن کی مدت قابل احترام ہے،

ایک شخص:- مگر جو لوگ ہمارے دیوتاؤن کو مانتے ہی نہین وہ (ک)یونکر جشن منائین گے،

منادی والا:- نہ منائین گے تو رومن قوم کے دشمن قرار دیکر زندہ (ہ)ی آگ مین جلائے جائین گے،

سب کا جانا

رومن افسرون کا داخل ہونا

(ف)شیش:- آج کے دن یہ شور و شر کیسا، عین عبادت مین یہ فرر کیسا،

(د)وسرا سردار:- عالی جاہ یہ اسی لایعنی عبرانی کا کارخانہ ہے،

(ف)شیش:- کیا ڈھنڈورہ کی آواز اس کے مکان کے دروازون اور (کھ)ڑکیون سے ہوکر اس کے کان تک نہین پہنچی، کیا اس نے ہمارے (ش)ہنشاہ اور ہمارے مذہبی کونسل کا حکم نہین سنا؟

(س)ردار نمبر ۳:- نہین حضور ضرور سنا ہوگا، مگر یہ کمترین یہودی ہمارے (ر)ومن دیوتاؤن سے قلبی خصومت رکھتے ہین، اس لئے ہمارے کسی حکم (ک)ی پرواہ نہین رکھتے ہین،

(ف)شیش:- ان دیکھے خدا پر بھروسہ رکھنے والے کافر یہ حرکت ہم سے (ا)ور ہمارے مذہبی حکم سے یہ نفرت جاؤ اور اسے داڑھی سے پکڑ کر (م)نہ پر تھوکتے ہوئے یہان لے آؤ،

یہودی کو پکڑ کر لانا

سردار نمبر ۱:- سجدہ!

یہودی:- کیسے سجدہ!

سردار نمبر ۱:- اس عالی شان کو

عذرا:- اس فانی انسان کو، ہم سجدہ کرتے ہین اپنے بسحان کو ؎

ٹکڑے مرے اُڑ جائین گے یہ در گر نہ جھکے گا

آگے کسی انسان کے یہ سر نہ جھکے گا

سردار دوسرا:- آگے بڑھ اور جھک ان قدمون کے آگے،

عذرا:- جھکون کس کے آگے ان قدمون کے آگے جن قدمون نے ا

سر سے بھی زیادہ سفید اور بوڑھے سرون کو ٹھوکر ماری ہین

جنہون نے اپنی جوانی کی ضربون سے مظلوم قوم کے سینون کی ہڈیان

توڑ ڈالی ہین نہیں مین کبھی نہیں جھکون گا، ؎

قیامتین ہون یا آفتین ہون جان جائے کہ جان جائے

مگر یہ ممکن نہیں ہے ہرگز کہ اس کے بندہ کی آن جائے

اسی کی چوکھٹ پہ ہوگا سجدہ جدھر وہ ہوگا اُدھر جھکیگا

بجز خدا کے کسی کے آگے نہ دل جھکا ہے نہ سر جھکیگا

کنیشتش:- مفسد باغی ہماری رسمون اور مذہبی تہوارون کے ساتھ

علانیہ نفرت کا اظہار کرنا اور پھر دنیا کے سامنے اپنی بے گناہی آشکا

کرنا- زیلو اگر ہم جانتے تو آزادی اور زندگی کبھی نہ بخشتے،

عذرا:- اس ملک روم مین آزادی اور زندگی یہ دونون کہان ہین

ہماری قوم کے لئے دونون چیزین کسی قیمت پر نہیں مل سکتی ہین

تم مین رحم، انصاف اور ایمان داری کہان ہے، ہماری زندگی سے

لئے قدم قدم پہ ذلت ہے، ندامت ہے، شرمندگی ہے

شجر زیست کے چُن چُن کے ثمر توڑے ہین
تم نے دل توڑے ہین سب کے کہ جگر توڑے ہین
ایسے ظالم ہو کہ تم نے کوئی دو چار نہین
سینکڑون لاکھون ہی اللہ کے گھر توڑے ہین

تفتیش :- صاحبو! سُنین تم نے باتین خصومت کی
یہ سراسر توہین ہے ردمن حکومت کی

عذرا :- اگر رحم نہ ہو تو حکومت کس کام کی
بے انصاف کی بہادری ہے نام کی

تم نے اگلے وقتون مین ہماری قوم پہ جو جو ظلم کئے ہین وہ اس دل پہ خون کے حرفون سے لکھے ہوئے ہین،

ہمارے سر پہ ہزارون ستم ہین ڈھائے گئے
ہمارے جھونپڑے توڑے گئے جلائے گئے
ہمین ہو جو کہ ہمیشہ ہمین ستائے گئے
ہمین ہین جو کہ تمہارے اُٹھائے گئے

سردار :- یہ ہمارے دیوتاؤن کا سخت دشمن ہے۔

عذرا :- ہم نہ کسی کے دشمن اور بدخواہ، تم اپنی راہ اور ہم اپنی راہ،

ہر ایک اپنے مذہب کا دور بین خود ہے
عیسٰے بدین خود ہے موسیٰ بدین خود ہے

سردار :- ہمارا خدا یہان ہے مگر تمہارا خدا کہان ہے؟

عذرا - ہمارا خدا یہان ہے وہان ہے محیط زمین ہے مدار آسمان ہے،

سردار- خدا اگر ظاہرا نہیں برملا نہیں ہے تو کچھ نہیں ہے،
عذرا- خدا ہی سے ہے خدائی ساری، خدا نہیں ہے تو کچھ نہیں ہے

راحیل کا داخلہ

راحیل:- کیا ہوا یار اے نیک حاکموں ہماری کیا خطا ہے کیا قص

کنشیش:- خاموش اے سرزن- سرانداز، ابھی یہ آواز کیسی تھی؟

راحیل:- ہمارے کام کاج کی تھی، اور کیسی آواز تھی،

کنشیش:- کیا آج کا دن کام کاج کے لیئے امتناع عام نہ تھا،

عذرا- تمہارا امتناع عام خدا کا کلام نہ تھا،

کنشیش:- کیا ہمارا مقدس روز ہنگام بادہ جام نہیں،

عذرا- ہمارے یہاں بادہ و جام کا نیک انجام نہیں ہے

نہ شوق بادہ رکھتے ہیں نہ ذوق جام کرتے ہیں
خدا کا نام جپتے ہیں اور اپنا کام کرتے ہیں

کنشیش- صاحبو! سنیں آپ نے باتیں نحوست کی
یہ سراسر توہین ہے رومن حکومت کی

عذرا:- آگ پر جب تپتی ہوئی دیگچی چڑھائی جائے گی تو ضرور جوش کھائے گی، ہے

دل پر شرر درد ہو لب پر فغاں نہ ہو
ممکن نہیں کہ آگ لگے اور دھواں نہ ہو

کنشیش:- یہ تو پہلی چھیڑ ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

راحیل:- پیارے ابا تم تو کھا ڈرے رومن سردار میں تمہاری کی

بنون گی، خط غلامی لکھ دون گی، ہمارا گھر لو، مگر ہماری جانین بخش دو، رحم کو کام مین لاؤ،

کنٹیش:۔ جان کبھی نہ بچے گی اس بوڑھے بدزبان کی، اب خیر نہیں اس بدزبان کی،

راحیل: جو پانی کا قطرہ انگلی کے سرے پر آرہا ہے، اور آپ ہی ٹپکا چاہتا ہے، اسے خاک مین ملا کر گنہگار نہ بنو، جہنم کے سزاوار نہ بنو،

کنٹیش: تیری التجا بے کار ہے، یہ گنہگار سزا کا سزاوار ہے لے جاؤ اور اُسے کھولتے ہوئے تیل کے کڑھاؤ مین تل کر قعر عدم کو پہنچا دو، لے جاؤ،

عذرا: بیٹا ظالم کی نگاہ مین رحم کی جھلک نہیں ہوتی ہے، دیکھو سانپ کی نگاہ مین جھپک نہین ہوتی ہے،

کنٹیش: بس چپ کراؤ اس دیوانے کو اور لے جاؤ آگ مین جلانے کو، جان سے مٹانے کو،

راحیل: (دردمین سر دارسے) ارے رحم کے دشمنو اس قدر سخت دل نہ بن جاؤ، للہ رحم کھاؤ، ؎

رحم کا سامان نہین ہوتا ہے کیا خونخوار مین
آگ بھی موجود ہے پانی بھی ہے تلوار مین
چھوڑ دو نہ غرور رحم کے سامان کا ساتھ
اک دن تمہین بھی کرنا ہے یزدان کا سامنا

راحیل: (عذرا سے) مین نے سنا ہے کہ دنیا مین بہت رحمدل ہوتے ہین، پیارے ابا! ادھر آؤ، اور ان کے دیوتاؤن کے دروازہ

مین پناہ لے کر جان بچاؤ،

عذرا۔ نہین زنہار نہین، کیا مین ان کے مندر مین خدا سے بیوفائی کرنے جاؤن، ان کے دیوتاؤن کی پناہ مین بھاگ کر جان بچاؤن

دُنیاے چند روزہ کی خواہش فضول ہے
ایسے ذلیل جینے سے مرنا قبول ہے

کنتیش۔ بس لے جاؤ، لے جاؤ،

راحیل۔ نہین، ایسا کبھی نہین ہوگا،

کنتیش:۔ نہ ہوگا، اچھا نہ سہی لے جاؤ، دونون کو سزا دو، اس یہودی کے ساتھ اس لڑکی کو بھی جلا دو،

عذرا:۔ ارے نہین اس پر ستم نہ بچاؤ، اس دن کو بھی یاد کرو، جب تمہاری پیکر کھلانے والی بتیس دانتون کی چکی تم سے بے وفا ہو کر جدا ہو جائے گی، جب اس دروازے والے مکان کے دربانون پر دُبلاپے ناتوانی آ جائے گی، مین اب تک پتھر تھا، اب پانی ہون، گڈرئے مہربانی ہو مجھے بار دو جلا دو مگر اس پر رحم کھاؤ،

کنتیش:۔ مجرم پر رحم کھانا قانون کے خلاف ہے ایسے سرکشون کا مارا جانا بہترین انصاف ہے،

عذرا:۔ ایک معصوم کی جان کو ان نہین، اچھا کچھ پروا نہین، کو کچھ اندیشہ نہین بیٹیا چلو اور مردانہ وار موت کو ابھی، اس سفر سے اپنے گھر جانا ہے، بیرحم و ستم شعار دو اس خون ناحق سے اپنا دامن بھرو اس کوشے کی دولت سے اپنے ہاتھ منہ کالے کر لو،

کنتیش:۔ لے جاؤ بس فوراً لے جاؤ،

(مارکس کا آنا)

مارکس :- ٹھہرو بے درد رومن سردار ٹھہر

راحیل - پیارے منشیہ بھاگ جاؤ، بھاگ جاؤ ورنہ یہ جنونی تمہیں بھی یہودی سمجھکر مار ڈالینگے،

مارکس :- پیاری بھروسہ کرو یہ ہمارا کچھ نہیں کرسکتے،

ء

ہوگی امان نہ اس دم شمشیر سے دم کی
دم میں یہ دکھائیگی ا نہیں راہ عدم کی
تلوار نہیں پیک اجل کی یہ چھری ہے
دوزخ کی زبانوں سے ہی آگ اسکی بھری ہے

کنشیش - کیوں دیر لگارہے ہو لے جاؤ،

مارکس - معاف کر اے رومن سردار معاف کر

کنشیش کسے ؟

مارکس اسے

کنشیش - کس لئے ؟

مارکس - اس لئے کہ یہ تمہارے قدموں کے آگے گرا ہوا ہے، اور گری ہوئی دیوار پر چڑھ کے کودنا مردانگی نہیں، اس لئے ہٹ جاؤ اسے نہ ستاؤ،

کنشیش - یہ حماقت کس لئے، اس خودسر یہودی کے لئے، ہمارے دین کے دشمن کے لئے،

مارکس - یہودی ہو یا عیسائی، یورپ کا باشندہ ہو یا ایشیائی ابدی

بادشاہ ہے مگر خدا کے رحم و کرم کی نظر سب پر ایک سی ہے،

کنسٹینش - مجرم کا حمایتی بھی مجرم ہوتا ہے۔ اسے بھی باندھ لو، دیر نہ لگاؤ،

مارکس - بدبختو بدمرادو بھالے نیچے جھکاؤ،

کنسٹینش - کس کے حکم سے؟

مارکس - میرے حکم سے!

کنسٹینش - تو کون ہے ذلیل ناکس،

مارکس - ادھر دیکھو!

کنسٹینش - کون شہزادہ مارکس!

مارکس - چپ -

سین ختم ہوا

سستی اور عمدہ دلفریب کتابیں بزبان اردو عربی - فارسی - سنسکرت - ہندی - گورمکھی پڑھنے کا شوق ہو تو فوراً ایک کارڈ ذیل کے پتہ پر لکھ کر منگالیں فہرست کتب مفت،

بھائی تارا چند جیمبر تاجر کتب لاہوری دروازہ

پہلا باب ۔ مکان ۔ پردہ چوتھا

گھسیٹا: بہت بڑی اے۔ بی۔ ٹی ڈگری قسمت میں تھا۔ پیارا رضیا آج کل سکندر کی جوتی کے ساتھ مل گیا۔ اب کسی سے کلام بھی نہیں کرتا ہوں۔ اور سلام بھی لیتا ہوں تو سر کے اشارے سے۔ آپ پوچھئے کیوں؟ اس کا کیا سبب ہے؟ اس لئے کہ میں پہلے گھسیٹا حجام تھا۔ اب ایک دم ڈاک منشی ہو گیا ہوں۔ اڑتا تم از اوپر۔

گانا

نائی سے ٹائی لگا کر بنا ہوں کیسا جنٹلمین۔ چھوڑی ہے دیسی لائن
مجھ سے ڈرتے ہیں اب پوسٹ مین تا دا دا
جس کو ایک ماہ میں ہو تھوڑی تھا ... انکم۔ اسی ملک کو بتاؤں اپنی ...
تاکہ کہلاؤں میں جنٹلمین

پہلے کنجڑے چمار بھی کہتے تھے بار بار
اب اچھے اچھے کہتے ہیں ڈی پوسٹ ماسٹر
دیکھو استرے کی صفائی کہاں تک ہے رسائی
رومن سرداروں کی مہربانی قدر دانی سے
پوسٹ ماسٹر کے عہدے پر ہوں جائنٹ نائی سے ٹائی۔

باب پہلا ڈاکخانہ پردہ پانچوان

گھسیٹا۔ اچھا اب پارسلون کی قیمت جانی چاہیئے، اور سرکاری رقم کی بڑہ ملانی چاہیئے ۳-۳-۳-۲-۶-۶-۶ اور چھ بارہ۔بارہ بارہ کا ایک آنہ

چپڑاسی کا آنا

چپڑاسی۔ بابوجی! دو گڈ مین آیا ہے،

گھسیٹا۔ ہیں گڈ مین کیا بکتا ہے الو

چپڑاسی۔ ارے بابوجی آپ سے دو گڈ مین ملنا چاہتا ہے،

گھسیٹا۔ ارے کیا جنٹلمین جنٹلمین،

چپڑاسی۔ ہان ہان وہی گڈ مین گڈ مین

گھسیٹا۔ ارے ڈفر تم ان سے بولو کہ بابوجی اس وقت ولایت کی ڈاک دیکھتا ہے۔

چپڑاسی۔ ارے پردہ تو یہ کھڑے ہین وہ آگئے،

جنٹلمین۔ کیون بابو صاحب ہم آسکتے ہین؟

گھسیٹا۔ کبھی نہین، آپ کو کمرے کے اندر بغیر اجازت کے نہین آنا چاہیئے

دوسرا۔ مگر جس سے اجازت منگائی اسے تو آپ نے دھتا بتائی کچھ پوچھنا ہو تو کس سے پوچھا جائے بھائی،

گھسیٹا۔ انکوری آفس کا پتہ لگاو۔ ہیڈ آفس کا دروازہ کھٹکھٹاو

ہمارا سر نہ کھاؤ دیوانہ،

پہلا:- مگر یہ ڈاک خانہ ہے یا پاگل خانہ، یہاں آدمی رہتے ہیں یا جانور۔

گھسیٹا- جانور کا بچہ تیرے موافق ہم کیا تمہارے واسطے بیکار بیٹھا ہے، بیس بیس چھ چھبیس۔ چھبیس اور چھبیس باؤن۔ باؤن کے چار۔

دوسرا- اجی میں مارتا ہوں اُتار کر ایک پیزار۔

پہلا- پھر دو یار د اجی سرکار ہم گولڈ اسٹون اینڈ کو کے ایجنٹ ہیں ہم نے کچھ غلہ بھیجا تھا اسکی رسید نہیں آئی،

گھسیٹا- رسید نہیں آئی تو کیا میں گولڈ اسٹون کا چچا ہوں، جو یہیں سے رسید کاٹ دوں،

پہلا- شاید کوئی چٹھی اس وقت کی ڈاک سے،

گھسیٹا- چٹھی آئے گا تو تمہارے گھر پہ مل جائے گا، ہم کیا جانتا ہے۔ یو ایڈیٹ،

دوسرا- میں ایڈیٹ۔ ایڈیٹ تو اور تیرا باپ پبلک کا نوکر ہوکر ایسی گستاخی آخر کو ہے نا باجی۔

گھسیٹا- میں میں باجی- ایک ڈاک منشی باجی- نکل جاؤ چلے جاؤ ایک سرکاری ملازم اور سرکاری کام- اگر میرے جیسا دوسرا ہوتا تو مداخلت بے جا کا دعوے کر دیتا، دونوں باجی کے بچون کو ابھی ابھی جیلخانہ کرا دیتا، چالیس بیالیس اور آٹھ پچاس۔ پچاس کا صفر۔

پہلا واہ صاحب واہ بے تنگ اپنے بھائیوں کے ساتھ ایسا ہی

ادا کرنا چاہیئے۔ آپ کے صاحب آئیے۔

گھسیٹا۔ کہیں چھ سنتیس اور تین تیس۔

دوسرا۔ بنس کی تو ان کا اجازت نہیں دیتا، اگر ہمارے بدلے کوئی دوسرا ہوتا تو بیٹ بونس کی ٹکر اتا اور بابو صاحب کا حلیہ بگاڑ دیتا،

گھسیٹا۔ واہ رے بابا تجھ جیسے ہیکڑ پھرتے ہیں۔ کمبخت جنٹلمین بنے ہیں پیکر باتیں کرتے ہیں اور ٹیاں بناتے ہیں۔ ڈیم یو آر نونسینس اور نیا اینسٹیو اکا مستقل ہے پاس۔

خریدار۔ دو ٹکٹ آنے یا دو ٹکٹ،

گھسیٹا۔ تیرا جیب میں پیس اور پچاس پچاس

خریدار۔ ارے یہ کیا غضب ہے، دو نے کے ٹکٹ دیجئے۔ پیسے پیسے دے دے

گھسیٹا۔ شش۔ پیسہ اور ل۔ پیچھے ہم اپنی میزان تو لائیں رکھ دیے ہیں، اور کھڑا دیکھا۔

خریدار۔ ارے واہ یہ ڈاک منشی ہے یا ہر کا یا کتا۔ کھڑا ہوں یہ دولت کیا میں جا کر بیٹھوں،

گھسیٹا۔ اور کیا میں تیرے باوا کا نوکر ہوں۔

خریدار۔ ارے تو نہیں دے گا، اس میں نقصان ہے کس کا،

گھسیٹا۔ نقصان کا بچہ کیا دو آنے کے ٹکٹ نہ بکنے سے آجاتا ہے ٹکسال میں دھکا،

خریدار۔ اچھا تو ہم آئندہ سے خط ہی نہ لکھیں گے اور ڈاک کا سلسلہ ہی اٹھ جائیں گے۔ کمبخت کمیشن کے ذرا سے پھیر میں یہ اندھیرا ڈاکخانہ سے ٹکٹ بکنے لگے، اور دینے والے ایسے اُلو کے

پتے رہ گئے (جاتا)

گھسیٹا - چلو یہ بھی ٹلا، کم بختوں نے میرا بھیجا کھا لیا۔ ترا سی ترا سی اور چھ نواسی، دس تو سے نوسے اور بارہ ایک سو دو باقی رہے دو دو۔

بڑھیا کا آنا

(آواز دے کر) ابے منشی جی۔ منشی جی کیا دفتر میں ہیں یہی گھر ہے منشی جی کا،

گھسیٹا - پھر آئی کوئی بلا، کم بختوں نے میرا حساب خراب کر دیا، آج تو تمام اُلو دُن کا ڈربہ کھل گیا، ابے کون ہے،

بڑھیا - اجی منشی جی سلام

گھسیٹا - او ہو یہ تو آواز کسی بڑھیا کا ہے، تمام تھام ارے بڑھیا کیا بکتی ہے جلد بتا۔

بڑھیا - ہیں بڑھیا لگا سگا۔ موئے تو نے بڑھیا کس کو کہا خانہ خراب۔

گھسیٹا - ارے واہ نہ پیٹ میں تھاب نہ منہ میں کتھاب اور ابھی نک ہے بڑھیا کو جوانی کا الاپ، مگر تجھے کام کیا ہے اے نیک بخت۔

بڑھیا - ہیں نیک بخت ایک جوان عورت کی ایسی توہین بخت موئے نیک بخت ہو گی تیری ماں، تیری بہن تیرے ہوتے سوتے لو اور سنو۔ مجھ کو نیک بخت کہتا ہے،

گھسیٹا - ارے تو کیا کہوں بی مغلانی۔ کمبخت یا بدبخت،

بڑھیا۔ ارے جانی کیوں نہیں کہتا جانی۔ دل جانی،

گھسیٹا۔ ارے واہ رے نانی، تو بڑھیا سٹھیا گئی ہے باولی ہو گئی، ارے یہاں پر تو ہے ڈاک خانہ یا تیرے بڑھاپے کے عاشقوں کا دیوان خانہ، تو یہاں کوئی نا ہیں،

بڑھیا۔ ارے آئی ہوں اپنے بدوہ کا پارسل لینے، اوئی مجھ نگوڑی کا تو آج کئی دن سے سنگھار ہی نہیں ہوا، میں حیران ہوں،

گھسیٹا۔ واہ رے تیرا سنگھار تجھ پر خدا کی مار، تن پر نہیں لتہ پان کھاؤں البتہ، چل نکل پارسل آئے گا تو تیرے منہ پر مارا جاوے گا،

بڑھیا۔ موئے بدزبان نگھے اپنی ایڑی چوٹی پر کردوں قربان، زیادہ بک بک لگاوے گا تو جوان عورت سے چھیڑخانی کا مزہ پاوے گا ہتک عزت کی نالش کروں گی، ٹانگ میں رسی باندھ کر گلی گلی کھینچتی پھروں گی، ذلیل کروں گی،

گھسیٹا۔ غضب۔ ستم۔ غضب۔ آفت میں ڈاک منشی کیا ہوا کہ ایک عذاب میں پھنس گیا۔ کمبخت میرا دماغ چاٹ گئے۔ مجھے دیوانہ بنا دیا

گانا

ڈاک منشی میں کیا بنا آفت زحمت میں پھنس گیا
کوئی کہتا ہے لا ڈکٹ کوئی ڈنڈا مارے پھٹ پھٹ
بھیجا ہوا پلپلا میرا آفت زحمت میں پھنس گیا
اب جو کوئی آگے کرے مجھ سے ایک بات، سر پھوڑ دوں اسکا
توڑ ڈالوں مار دوں بھی لات۔ سٹیم میرا بھی فل ہو گیا

پہلا باب عبادتگاہ چھٹا پردہ

یہودیوں کا گانا

اے خداوند قدوس برتر اپنے بندوں پر بھی ایک نظر کر
ہم ہیں عاصی پر عاصی تیری رحمت کے امیدوار
ہیں بہکاری تیرے در پہ آئے تیری چوکھٹ پہ سر جھکائے ہیں
پریشان غرق عصیان تیری رحمت لگائے گی پار

نثر

عذرا - بھائیو اسے سر پر چڑھاؤ اور آداب احترام سے کھاؤ

مارکس - میں مومن ہوکر یہودیوں کی نذر نیاز کھاؤں ہیں ہیں یہ ہرگز نہیں کھاؤں گا،

راحیل - ہم سب نے کھایا مگر منشہ نے لب کو نہ لگایا اور اس نے پھینک دیا، یہ کیا اسرار ہے، ؎

کیا مخالف کو دیا کیا صاحب کین کو دیا
اے ہم نے اپنا دل کیا دشمن دین کو دیا

عذرا - بھائیو ابھی جلا وطنی کا قریب اب زمانہ ہے حکم حاکم سے اسی مہینے بعد ہمیں پیارا وطن چھوڑ جانا ہے. اس لئے ؎

رہنا اس انجمن میں ہم اتفاق سے
سر کے نہ پہار قدم اتفاق سے

آئے گا ہم کو جھپٹنے جو اس دم پا کہیں
اس کو خدا کا قہر ملا دے گا خاک میں

نارکس - اگر یہ مجھے اس وقت پہچان جائے تو اس دل دیوانے کی بدولت میری جان جائے،

اندر سے آواز کا آنا

آواز - آہا بجھا دو سب قندیلیں بجھا دو - رسم کے آثار چھپا دو،

عذرا - کون ہے یہ نرالے وقت کا آنے والا،

چوبدار - شہزادے کا شاہی آدمی عذرا کے کام پر کھولو دروازہ شاہ داریس کے نام پر،

عذرا - شاہی آدمی، سب کے سب پچھلے دروازے سے نکل جاؤ، جلد اپنی جان بچاؤ، (سب کا جانا)

نارکس - کیا میں بھی جاؤں،

عذرا - نہیں تم ایسے نازک وقت میں نہ جانا، کوئی آفت آجائے تو مجھے بچانا،

راحیل (علیحدہ) یہ خلل بھی فائدہ سے خالی نہیں آج میں نیاز کی روٹی کا بھید اس سے لئے بغیر اس کو زنہار چھوڑ دینے والی نہیں (ظاہراً) نشیوش کر جانا عذرا پتہ بتانا،

راحیل کا جانا

نارکس - کیسی کڑی نگاہ پڑی کیا تاڑ تو نہیں گئی ؏
شاد سے بےحد ستمگر نے بنایا مجھ کو
کس مصیبت میں مرے دل نے پھنسایا مجھکو

قصد کرتا ہوں جو اس جا سے کہیں جانے کا
دل یہ کہتا ہے کہ تو جا ئیگا نہیں جانے کا

گانا

عجب جان الجھن میں میری پڑی ہے
کہ زلفوں کی دل پر پڑی ہتھکڑی ہے
اجل ہی کے ہاتھوں سے نکلے گی آخر
جو تیر نگاہ میرے دل میں گڑی ہے
نظر ملتے ہی زلف پیچاں میں الجھا
میرے پاؤں میں کیسی بیڑی پڑی ہے
نہ رہنے کی ہمت نہ جانے کا یارا
میرے سر پہ کیسی یہ آفت پڑی ہے
مری قبر ٹھوکر سے ہموار کرکے
کہا کیسی رستے میں ڈھیری پڑی ہے

نثر

عذرا۔ آہا شہزادی باشان وشوکت۔
مارکس، ہیں کون ڈیمہ میری منگیتر ؎
اب اس سے میں کہاں بھاگوں کدھر چھپکا چلا جاؤں
زمیں پھٹ جائے گر اسے آسمان تا میں سما جاؤں
عذرا۔ اے نشان والا جاہی، کیا ہے فرمان شاہی،
ڈیمہ۔ کار خاص ہے کون یہ گل بے خار ہے،
عذرا۔ غلام کے کارخانے کا کاریگر آزمودہ کار ہے،

ڈلیہ۔ بوا دیکھو تو اس کی صورت پیارے مارکس سے ملتی ہے،

مارکس۔ افسوس جو مجھے پہچان جائے تو اس دل دیوانہ کی بدولت
میری جان جائے،

ڈلیہ۔ تمہارے پاس نولکھا ہار ہے،

عذرا۔ جی جناب تیار ہے،

ڈلیہ۔ لاؤ میں دیکھوں تو سہی کہ وہ ہار میرے عیسیٰ نفس مارکس
کی صراحی دار گردن کے سزاوار ہے،

مارکس۔ ہائے کاش اسے خبر ہوتی کہ نولکھوں مارکس کے گلے کا ہار
کسی دوسرے ہما کی زلفوں کا تار ہے،

عذرا۔ تو ہار لاؤں،

ڈلیہ۔ ہاں لاؤ جلد لاؤ،

مارکس۔ میں جاؤں،

عذرا۔ نہیں تم یہیں رہو

مارکس ۔ ہائے کیسے پھنس گئے کس پیچ کے پالے پڑے
کھل گئی قلعی اگر تو جان کے لالے پڑے

ڈلیہ۔ جونہ میں اس جوان یہودی سے ہی ایک کام بنواؤں گی
یعنی پیارے مارکس کے نام کا ایک مونوگرام بنواؤں گی، ذرا ادھر
تو آنا بھائی،

مارکس۔ کمبختی آئی،

جونہ۔ چلے آؤ چلے آؤ شہزادی بلاتی ہے،

ڈلیہ۔ تمہیں نقاشی آتی ہے (اشارے سے انکار) کیوں یہ تیرا

ز ذاتی ہے (اشارے سے انکار) اد بار غ کے بوٹے کچھ منہ سے بھی
بھوٹے ؎

یہ نگاہیں شرمگین یہ آنکھ شرمائی ہوئی
ہے تو شکل یار پر لیکن ہے مرجھائی ہوئی

راحیل ؎ یہ ہے نظر حسرت زدہ یہ آنکھ للچائی ہوئی
کیا میرے دلدار کی یہ ہی تمنائی ہوئی

عذرا ؎ یہ بھی ہے گھبرایا ہوا اور وہ بھی گھبرائی ہوئی
دونوں پہ یکسان تحیر کی گھٹا چھائی ہوئی

صنوریہ رہا وہ ہار۔
لیبہ، بے شک یہ ہار پُر بہار ہے اسے کل دربار مین لانا، منہ
نگے دام لے جانا، کل یہ ہار اپنے نو بہار کو پہنا دُون گی، اور اسکی
دن آبدار کا ہار بن جاؤن گی ؎

دل توڑ کے دل اس کا مسخر بناؤں گی
یہ گھر بگاڑ ڈالون گی وہ گھر بناؤنگی

ارکس ؎ اس طرح کی باوفا سے بیوفائی تو نے کی
اے دل نادان کیسی کج ادائی تو نے کی

لیبہ :۔ عذرا اس ہار پر میرا اور میرے پیارے مارکس کا نام
س کاریگر سے کھدوانا، (جانا)

رکس ؎ شکر ہے آج بچی جان بڑی مشکل سے
میری مشکل ہوئی آسان بڑی مشکل سے

احیل :۔ نشیہ تمہارا پیار خاکستر ہے،

مارکس - راحیل میرا پیار نقش کالحجر ہے،

راحیل، کیا یہ کوئی طلسماتی گل کھلا ہوا ہے،

مارکس، پیاری تم سے ملا ہوا ہے،

راحیل، پھر تم دشمنوں سے کیوں ملے ہوئے ہو،

مارکس، کیا دشمنوں سے مجھے کوئی لگاؤ ہے،

راحیل - بلکہ ان پر تمہارا دباؤ ہے، ؎

جو تھا اب وہ شبنم ہے ہمارے سامنے

اب تیرے ٹھٹے میں ہیں ہم ہمارے سامنے

مارکس ؎ یہ خطا ہی گر سمجھی ہو تو دو ہم کو سزا

ذکر ٹے ہیں ہاتھ باندھے ہم تمہارے سامنے

راحیل ؎ آہا کھڑے ہیں کیا یہ بیچارے بنے ہوئے

گویا ہیں ہر طرح سے ہمارے بنے ہوئے

مارکس ؎ ہے کون اس جگہ میں میری جان تمہیں تو ہو

اس گھر میں اور کون ہے مہمان تمہیں تو ہو

راحیل ؎ یہ باتیں جاکر تم کسی نادان سے کہو

کیا دین ہے تمہارا تم ایمان سے کہو

مارکس ؎ کہوں گا سب کہوں گا موبمو تم کو بتادونگا

تم آنا باغ میں کل رات کو میں سب بتادونگا

گانا

پھر کے میرا گلرو جو چمن سے نکلا

مرحبا آفریں ہر گل کے دہن سے نکلا

ڈوب کر آدمی دریا سے ہزار دن نکلے
غرق ہو کر نہ کوئی چاہ ذقن سے نکلا

جادو بھرے نینان یہ جانان سنبھال۔ قتل کر دینگے دیکھیں گے جدھر کو، پیاری بے گناہوں کو کرو نہ حلال

راحیل۔ خنجر ابرو سے دلبر نے دیئے دو چیر کے ہوئے دو ٹکڑے ہیں دل کے آن بان تیری دلدار۔ بار بار دل نثار کو کرتی ہے پامال

پہلا باب کوہک محل ساتواں پردہ

چمپا کا گانا

اٹھتی جوانی یہ جوبنا بھیو نثار۔ نینان رسیلے متوارے پیارے مورے
ابرو کٹاری دو دھاری کٹار۔ بالی عمریا۔ ترچھی نجریا البیلی اغرضی
لاکھوں نثار ناگن زہرانی انکھیاں کمار نشہ رہے سو گھڑے ہے نکھار

نثر

چمپا۔ میں کون چمپا اکیلی باغ جہاں میں مثل چمبیلی۔ آہ مرد کی آواز نے دل پر تیر لگتا ہے۔ ہاتھ پاؤں میں تھکن بدن میں سستی سی چھا جاتی ہے، ہائے کیا کروں؟ ذرا آنا پھول من کا،

پھول من۔ کیوں کیوں میری جان کیوں گھبراتی ہے، ابھی تو دیکھو جان من،

چمپا۔ کون میرا پیارا پھول من آؤ پیارے میں اس وقت نہیں

کو یاد کر رہی تھی،

پھول من - مجھ کو نہیں میری پیاری تو تو فریاد کر رہی تھی،

چمپا - ہائے پیارے وہی اُجڑا میرا خاوند گھسیٹا، اسی کا تھا رونا -

پھولمن - اجی اس کے لئے بساؤ تبر کا کونہ،

چمپا - ہے ہے وہ موا مرے بھی،

پھولمن - پر اس کے مرنے کا کوئی فکر کرے بھی،

چمپا - میرا بس ہو تو موئے کو زندہ دفن کر دوں،

پھول من، اور مجھے مل جائے تو بم کے گولے اُڑا دوں،

چمپا - پر کہیں مطلب نہ ہو جائے فوت، کہیں بچ نہ جائے وہ بھتنی،

پھول من - ارے یہ تو ہے فیشن ایبل موت، جہنم تک تو پیچھا نہیں چھوڑنی،

چمپا - ہائے کم بخت نہ مرتا ہے نہ طلاق دے کر میرا پیچھا چھوڑتا ہے،

پھولمن - پیاری وہ آخر تمہیں کیا ستاتا ہے،

چمپا - ارے موا مردوں کا تھیلا، قدم شریف کا ڈبوٹ، موا دم کٹا بھاندی سائی کھاتے کھاتے اُکتا گیا ہے، اس لئے اب پلاؤ پر ہاتھ مارنے چلا ہے،

پھول من - یعنی یعنی،

چمپا - یعنے دقیانوسی ویرانی ویرانے کا اُلّو اب جنٹلمین بنا ہے، کسی نیم سے شادی رچانے کو پھر رہا ہے، ؟

دیا سلائی جو نیچے بیٹھے یا کہ سرکنڈا ہوئے وہ صاحب لشکر بنا کے اک جنٹ

ہوائے باغ جہان سے ہو کیون نہ دل ٹھنڈا
کہ مرغ بطنی کا بچہ نکلتے ہی انڈا
~~حضور بلبل بستان کرے نوا سنجی~~

پھول بن- اجی تو اس مین تمہارا کیا جاتا ہے تم کڑک مرغی کی طرح ڈیناکر ادھر آجاؤ۔ اور پاروں کے پرون مین گھس جاؤ:
چمپا- اور کیا یہ ہی تو ہونا ہے آخر۔

دونون کا گانا

چھبیلا سندر وار و من پیارا- موٹر بنا دے پیارا- ہان ہان
پھولبن- ہان لادون پیاری توہے مین فیشن ایبل بوٹ-
چمپا- بانے جو بنا پہ ہون بیوی ڈبل ہان ہان-
پھولبن- ع کیا چاند سی تصویر ہے دل چھیننے والی
بدمست کئے دیتی ہے یہ آنکھون کی لالی
اللہ رے نزاکت یہ نزاکت نہین خالی
جس طرح لچکتی ہے کوئی پھولون کی ڈالی
چمپا- بانکا سپاہیا ڈارون گلے بیان- چھبیلا مورے من بھایو رے
پھول بن- بوسہ دیدے جانی- کمسن جوبنوا کا دانی - ہان

(گھسیٹا و سیتا کا آنا)

گھسیٹا- اررر- کمبخت تو نے تو میرا ہاتھ ہی توڑ دیا،
سیتا- ہائے ہائے تو نے تو میرا گھٹنا ہی پھوڑ دیا،
گھسیٹا- ہائے ہائے اس بے وقت کی ٹکر انگری مین میرا تو تین ہزار روپئے کا نقصان ہوگیا:

مسیتا۔ تین ہزار۔ تین ہزار۔ ارے گدھے اتنی رقم کے لیئے تو مین بھی بھاگ بھاگ کر مر گیا۔

گھسیٹا۔ ابے گدھے کی جھول مجھے یہ خوف ہے کہ مین کہین عمر بھر کے لئے کنوارا نہ رہ جاؤن، جس سے زندگی دشوار ہو۔ جینا ہزار ہو۔

مسیتا۔ ارررر اُلو نے مجھے ڈر ہے کہ اپنی بیوی کو کہان سے پاؤن، ہائے بیوہ! میری پیاری بیوہ۔

گھسیٹا۔ ہین بیوہ بیوہ! ابے بیوہ کی تلاش مین تو مین کبھا گا چلا آتا ہون۔

مسیتا۔ اور ایک بیوہ کی دھن مین تو مین بھی پاگل ہو گیا ہون،

گھسیٹا۔ بس بس تو پھر ٹکر ٹکر ٹھہر دو۔ مگر میری بیوہ کا نام۔

مسیتا۔ بس بس بس روز گل اندام

گھسیٹا۔ روز روز کیا بکنا ہے والی۔ ارے وہ تو ہے میری دل آرام۔ کہاں وہ روز کہاں۔ ہائے روز یعنی گلاب کا پھول۔ او مائی ڈیر ڈارلنگ۔ او مائی پٹ۔

مسیتا۔ شٹ شٹ یہی تو میری معشوقہ کا نام ہے او خدا!

گھسیٹا۔ او احمق یہی تو میری معشوقہ کا اصلی نام ہے،

مسیتا۔ ابے تو آدمی ہے یا گھن چکر میری بیوی بھلا تیری بیوہ کیونکر ہو سکتی ہے۔

گھسیٹا۔ ارے تو پیچ کا چوہیا ہے یا لال بجھکڑ میری بیوہ تیرے ہاتھ کیسے چڑھ سکتی ہے، مگر تو تیرا نام کیا ہے،

مسیتا۔ میرا نام مسیتا۔

گھسیٹا - تیرا نام سیتا تو میرا نام گھسیٹا - اب بتا -

سیتا - ہائے ہائے اس نے نام سے بھی نام ملا دیا - پر خوب یاد آیا اب لے اڈاؤ اس نے مجھ سے شادی کا اقرار کیا ہے - بندیخان تو اس کے ساتھ چھوٹے بڑے ناچ بھی ناچا ہے،

گھسیٹا - ارر ر چھوٹا بڑا ناچ یہ ناچ واچ تو میں اس کے ساتھ کبھی نہیں ناچا - بلکہ اس نے کبھی آنکھوں سے بھی نہیں دیکھا - اور - میں اس کا نے دیکھے عاشق ہو گیا - ارے پر دیکھ وہ کون آ رہا ہے -

بھول مین - ادھر سے چلئے بیگم صاحبہ ادھر سے -

روز - مگر وہ ہمارے والی ڈاک گاڑی کب جاوے گی -

بھول مین - کل - کمرہ ابھی کوئی نہیں -

روز - افسوس تو کل صبح تک مجھے یہیں ٹھہرنا پڑا - اچھا میرے لیے کوئی کمرہ -

بھول مین - آیئے ادھر آیئے یہ چھ نمبر کا کمرہ خالی ہے،

روز - کیا مصیبت کیا پریشانی ادھر بیچ میں پڑے رہنے سے اتنی گرانی - ہاں میں اپنے نام کا خط دریافت کرنا تو بھول گئی، کمبخت میری ڈاک بھی تو یہیں آئے گی،

مسٹر ڈڈ - چور اُچکے بدمعاش -

روز - ارے شاید اور مسافر بھی آ رہے ہیں، ادھر یہ تو مسٹر ڈڈ ہیں - بدمزاج مسٹر ڈڈ اور میری سہیلی ایلسی بھی - چلو اب تو خوب گذرے گی -

مسٹر ڈڈ - تھکا دیا - سارے رستے بھونکتے رہا

اُڑ گیا - جاؤ جاؤ - اندر جاؤ -

مس روز - مسٹر ڈڈ - مسٹر ڈڈ پھر وہی غصہ - پھر وہی گھبراہٹ -

مسٹر وڈ - اوہو آپ ہین کیا کہون بیگم صاحبہ اس نامراد سفر نے تو ہلاک کر دیا - سارا اسباب خاک کر دیا - ذرا مین اسے دیکھ آؤن - تو حاضر ہوتا ہون -

ایلیس - ارے ارے روزی میری روزی تم یہان کہان ہم تو سمجھے تھے کہ تم موسم بہار کے مزے لوٹ رہی ہو گی ،

مس روز - خاک وہان بھی موئے بد نظرون نے چین نہ لینے دیا ، جسے دیکھو عاشق - جسے دیکھو شیدائی - اس شہر کے لوگ مالدار بیوہ پر اس طرح گرتے ہین جیسے اناج پر ٹڈیان - گڑ پر مکھیان اور مُردار پر موئی اوپر والیان - اوئی توبہ توبہ مجھے تو نفرت ہو گئی ؛

ایلیس - ہان ہان روزی بہن آجکل تم عاشقون مین ایسی گھری ہو جیسے پروانے کے جھرمٹ مین فانوس -

مس روز - واہ بالکل غیر مانوس - پروانے غریب تو جان سے گذر جاتے ہین - جل جل کر موت کے گھاٹ اُتر جاتے ہین - مگر آجکل کے عاشق تو پوچھنے سے پہلے ہی مر جاتے ہین ،

ایلیس - مگر روزی بہن یہ تمہارا خاوند کب کب ؟

مس روز - چُپ چُپ مین پھر کہون گی سب - یہ ایک راز ہے راز -

ایلیس - ہین راز - بھلا راز مجھ سے بھی راز - دیکھو تو مین تیری کیسی عزیز سہیلی ہون -

مسٹر وڈ کا آنا

مسٹر ووڈ۔ مہربان بیگون یہ تو مین جانتا ہون کہ اس وقت آپ کچھ ضروری باتون مین مشغول ہین مگر میرے لئے یہ بالکل فضول ہین۔ مجھ کو اس سفر کی کوفت نے مارے کوفت کے بالکل ایڑن کردیا ہے، اب بندہ ایک منٹ بھی صبر نہین کرسکتا، کیون مس روز آپ بھی ٹیبل پر شریک ہون گی،

ایلیس۔ ضرور ضرور

مسٹر ووڈ۔ اچھا تو مردار کوئی ہے یا سب مرگئے،

بھول من۔ حاضر حضور۔

مسٹر ووڈ۔ حاضر کا بچہ جلدی جا اور تین آدمیون کا کھانا ٹیبل پر لگا۔

بھول من۔ ابھی ابھی یہ لگایا۔ چلئے اس کمرے مین تشریف لے چلئے۔

مسٹر ووڈ۔ مگر سن گرم بالکل گرم کھانا چاہیئے، کھانا چاہیئے جیسا ہو مگر آگ کما بکا ہوا نہ ہوا۔ تو مین تیرا بھیجا پلپلا کردونگا۔

بھول من۔ ارے باپ رے۔

مسٹر ووڈ۔ بالکل بد انتظامی۔ بالکل بے ایمانی۔ ٹیبل پر نمک دانی تک نہین بدمعاش ہوٹل والے مسافرون کو کیسا دق کرتے ہین اور بوائے بوائے کہان مرگیا۔ بوئے۔

ایلیس۔ آتا ہوگا۔ آجائے گا۔ ذرا صبر ہی کیا کرو۔

مسٹر ووڈ۔ پھر جی تم چپ رہو۔ مین بلاؤن گا۔ اور زور سے بلاؤن گا۔ ان بدمعاشون کو تہذیب کا سبق پڑھاؤن گا۔

ارے چلو کوئی ہے ؟

گھسیٹا - باپ رے یہ تو وحشی غل مچا رہا ہے -

مسیتا - ارے مجھے تو بہشت کا مزہ آرہا ہے - مل گیا میری محنت کا بدلہ
مل گیا -

گھسیٹا - کہاں کہاں ابے کیا مل گیا -

مسیتا - ابے وہ میری آنکھوں سے دیکھ ذرا -

گھسیٹا - ابے وہ کون کون ؟

مسیتا - وہی میری پیاری بیوہ -

گھسیٹا - ہیں کیا بیوہ وہی کیا ہماری بیوہ

مسیتا - ہاں ہاں وہی وہی قسم ہے اوڈان چیلے کی، میں بھلا اس عورت
کو بھول سکتا ہوں جس کے ساتھ پرسوں چھوٹے بڑے ناچ بھی ناچا ہوں
مگر یار گھسیٹا -

گھسیٹا - ہاں بھائی مسیتا -

مسیتا - میری طرف دیکھتے ہی اس نے منہ کو پھیر لیا - شاید پہچانا نہیں
اچھا ذرا میں اسے جتاتا ہوں -

گھسیٹا - تو مجھے بھی جتانا چاہئیے -

مسیتا - ابے تو پیچھے ہٹ اُلو - تیرا کیا حق ہے -

گھسیٹا - ابے واہ تو نے کونسا ڈپلومہ حاصل کیا ہے ؟

مسیتا - ابے گدھے کی دُم تو تو اسے جانتا بھی نہیں - کبھی دیکھا ہے

گھسیٹا - ابے دیکھا نہیں تو کیا ہوا - اب تو وہ جتنی تیری ہے
اُتنی میری ہے -

مسٹر وڈ- ادہو بیگم یہ کون اُلّو ہون گے بھلا-

ایس- ہے ہے بُرا ہوا- جی مین انہین کیا جانون بھلا-

مسٹر وڈ- ضرور کوئی بھید ہے- یہ عورت چھپتی کیون ہے- ابے کیون بے اُلّو- تم کیون اِدھر بڑھے چلے آرہے ہو- کس کو بلاتے ہو-

مسیتا- ام ام جناب آپ کو دیکھتے ہین-

گھسیٹا- جناب دیکھتے ہین آپ ام ام ام-

مسٹر وڈ- ابے بکرا بکری کے موافق مم مم کرتے ہو-

مسیتا- ہائے ہائے کمر پر چوٹ کھائی-

گھسیٹا- باپ رے پھر وہی شامت آئی پھر وہی ٹکر ٹکر نمبر پانچ-

مسیتا- ہائے ہائے مفت کی جوتا کاری- مفت کی ٹکرا ٹکری- ابے تو آدمی ہے یا عین غین-

گھسیٹا- خبردار ابے ہم ہین ایک فسٹ کلاس جنٹلمین-

مسیتا- ابے یہ منہ اور مصالحہ ابے تو تو ہے گھاس بیچنے والا- اچھا اگر تو جنٹلمین ہے تو مجھ سے ڈوئل لڑ-

گانا گھسیٹا

لگے گھونسا او مسیتا- مارون تجھ کو ایسا پھٹ جائیگا کلیجا
الٹے جا جا بچہ- کھاؤن گا کچا- پھٹ جائے گا کلیجا
آج جس طرح سے تجھکو مین ٹھنڈا کردون- شادی ہیٹھے کردون
تجھکو مرنڈا کردون- بھرکے بجلی سے تیری خاک کو ٹھنڈا کردون
ایسا پاگل کردون- اُبلا ہوا انڈا کردون-

پہلا باب غنچہ کا آٹھواں پردہ

مارکس کا گالے نظر آنا

ضرورت کیا انہین تیغ و تبر کی | ادا کافی ہے اِک ترچھی نظر کی
وہ کیا جانین کسے کہتے ہین اُلفت | خبر کیا ہے انہین دردِ جگر کی
تمہین معلوم ہے کچھ او ستمگر | شب غم کس طرح ہم نے بسر کی
چلے جاتے ہو مڑکر دیکھ جاؤ | قسم ہے آپ کو ترچھی نظر کی

لگا کر دل کسی سے ہائے ہم نے
مصیبت مول لے لی عمر بھر کی

نثر

راحیل- پیارے نشیہ قسم کھاؤ اور صاف صاف بتاؤ کہ تمہارا خیال بد ہے یا نیک ہے- کیا تمہارا دل زبان ایک ہے- ع

تم نظر آتے ہو اکثر مجھ کو گھبرائے ہوئے
فکر کے بادل ہین کیون اس قدر چھائے ہوئے

مارکس- پیاری مین نے بھی تمہین اس لئے یہان آنے کی تکلیف دی ہے کہ تمہاری آنکھون پر جو مین نے طلسمی پردہ ڈال رکھا ہے اسے اٹھا کر صاف اور کھلے لفظون مین اپنی حقیقت آشکار کر دون- ع

میرے ہونٹون پہ شہد اور زہر قاتل تھا چھپا دل مین
بہ ولہ روئی مین ہو جس طرح یون ہی دغا دل مین
حقیقت کو نہ ظاہر آج تک ہونے دیا مین نے

میری جان معاف کرنا تم کو ہے تم کو ٹھگا میں نے

راحیل - او خدا کیا تم نے مجھے ٹھگا - دھوکا دیا - پتہ بالا بتایا مجھے دام محبت میں پھنسایا -

مارکس - ہاں پیاری حقیقت یہ ہے کہ میں ابھی تک عشق کے اسٹیج پر یہودی کا لباس پہن کر ایک دھوکا باز عاشق کا پارٹ ادا کر رہا تھا ورنہ ع

ہر اک سماں الگ ہے ہر اک یقین الگ میرا دین الگ ہے اور تیرا دین الگ

راحیل - تو کیا ہمارے ہم مذہب نہیں ہو -

مارکس - نہیں میں تمہارے دشمنوں کی ڈالی ہوئی بنیاد ہوں - رومن رومن خوان اور رومن باپ کی اولاد ہوں -

راحیل - تم یہودی نہیں ہو -

مارکس - نہیں -

راحیل - پھر تمہیں یہودی بننے کو کس نے کہا

مارکس - تمہاری دلفریب صورت نے - اس من موہنی صورت نے -

راحیل - تمہیں ایک یہودی لڑکی کے ساتھ محبت کرنے کی جرأت کس نے دلائی -

مارکس - تمہاری محبت نے -

راحیل - اُف بیوفا من نار - شریعت میں کف مار - زہریلا سانپ اور گلے کا ہار ع

کیوں اُلجھتا اپنا دامن گر نہ پھنستی پھول میں

مجھ کو کیا معلوم تھا کانٹا چھپا ہے پھول میں

میری بربادی کا آخر کچھ سبب بتلا مجھے
کیا خطا تھی میری تو نے کیوں دیا دھوکہ مجھے

مارکس۔ دھوکا نہیں پیاری راحیل دھوکا تو اس وقت تھا۔ جب کہ میں تمہارے خوبصورت ہونے سے انکار کرتا۔ یا تمہیں چھوڑ کر کسی اور کو پیار کرتا۔ تمہارے صاف صاف پوچھنے پر بھی اپنی سچی حقیقت سے نہ خبردار کرتا۔

یہودی ہو ن کہ رومن ہو ں میں نوری ہوں کہ ناری ہوں
کوئی ہوں کچھ بھی ہوں لیکن تیری صورت کا پجاری ہوں

راحیل۔ مگر اب تم اس صورت کی طرف دیکھنے کا کوئی حق نہیں رکھتے۔ مجھ سے کوئی تعلق نہیں رکھتے۔
مارکس۔ کیوں۔
راحیل۔ کیونکہ اس چہرے کو دیکھنے کے لئے وہی آنکھ چاہیئے جو بُت پرستی اور کفر کی چمک دمک سے نفور ہو۔ جس میں یہودی مذہب اور یہودی یقین کا نُور ہو۔
مارکس۔ تو کیا تم رومن ہونے کی وجہ سے اپنا دل مجھ سے پھیر لینا چاہتی ہو۔
راحیل۔ کاش یہ ممکن ہوتا کہ میں ظالم نہیں۔ اب تجھ سے اپنا دل واپس نہیں لے سکتی۔ جس طرح پروانہ شمع پر جلنے کے لئے تنگ۔ جس طرف کی ہوا ہو اس طرف اُڑانے کے لئے بہتا ہوا پانی نشیب کی طرف جانے کے لئے مجبور و ناچار ہے۔ اسیطرح میرا دل بھی تیری محبت میں بے اختیار ہے۔

مارکس - تو کیا میں اُمید رکھوں کہ یہ ہاتھ ہمیشہ کے لئے میرے ہاتھ میں دے دو گی -

راحیل - نہیں

مارکس - کیوں آخر کس وجہ سے انکار ہے کس لئے جی بیزار ہے -

راحیل - جس دل پہ میرا قبضہ ہے اس ہاتھ پر میرے باپ کا قبضہ ہے -

مارکس - مگر تمہارا باپ تو متعصب یہودی ہے کیوں کر اپنی لڑکی کا ہاتھ ایک دشمن کے ہاتھ میں دینے کو تیار ہو گا - ایسی محبت اور ایسی شادی کا کبھی روادار نہ ہو گا -

راحیل - پھر میں کیا کر سکتی ہوں -

مارکس - پیاری راحیل تم چاہو تو سب کچھ ہو سکتا ہے - میری جان کے لئے اپنے باپ کو چھوڑ کر میرے ساتھ نکل چلو - ہم دوسرے شہر میں پہنچ کر نکاح پڑھا لیں گے - اور پھر واپس آجائیں گے ؎

مریض درد کی پھر عید ہو جائے
تمام عمر کو راحت نصیب ہو جائے

راحیل - او خدا یہ تو اپنے ساتھ بھاگنے کو کہتا ہے

مارکس - پیاری راحیل کہو کس سوچ میں پڑ گئیں ؎

تمہیں ہو راز دل اپنا تمہیں ہو بس خوشی اپنی
تمہاری ایک ہاں پر منحصر ہے زندگی اپنی
اُمیدیں جی اُٹھیں وہ لفظ منہ سے میری جاں کہدو
یہیں صدقے پیارے ہونٹوں کے لب نازک سے ہاں کہدو

راحیل - نہین ایسا نہین ہو سکتا ہے

اِس زندگی مین داغ لگایا نہ جائیگا مجھ سے پدر کا نام ہنسایا نہ جائیگا

باپ اور گھر کو چھوڑ کے جایا نہ جائے گا

مارکس - اگر تمہارا انکار ہے تو میرا اس دنیا مین جینا بے کار ہے

میری خوشی مری راحت تیری ہین تک تھی

سمجھ لینا کہ میری زندگی بھی یہین تک تھی

سوائے موت کے اب غم کا چارہ کار نہین

عبث یہ گلشن ہستی ہے جب بہار نہین

راحیل - ٹھہرو ٹھہرو پیارے ٹھہرو مجھے سوچنے دو

مارکس - بس ہان یا نہین ایک لفظ -

راحیل - تھوڑی دیر غور کرنے کے لئے تھوڑی دیر

مارکس - ایک منٹ نہین

راحیل - منشیہ منشیہ

مارکس - بس پیاری راحیل کہو کہ مجھے منظور ہے -

راحیل - لے چل خوبصورت جادوگر لے چل - راحیل اس دل سے مجبور ہے

تیری ہون تیرے ساتھ ہون دیتی ہون زبان مین

اب سائے کی مانند جہان تو ہے وہان مین

مارکس - اپنے باپ کو خبر ہونے سے پہلے یہان سے نکل چلو

جیسے یہ جسم و روح ہین اس طرح ساتھ دو

لو آؤ اب چلو میرے ہاتھون مین ہاتھ دو

(آنا عذرا کا)

عذرا۔ خبردار ٹھیرو کہاں جاتے ہو کہاں بھاگ کر چھپنا چاہتے ہو ؎

نکل چلنے کی یہ حسرت بڑی مشکل سے نکلے گی
کلیجہ توڑ دے گی بد دُعا جو منہ سے نکلے گی
تمہاری آرزو دُنیا سے خالی ہاتھ جائے گی
جہاں جاؤ گے میری بد دُعا بھی ساتھ جائے گی

راحیل۔ رحم رحم۔ اچھے آبا ہم گنہگاروں پر رحم۔

عذرا۔ رحم! تجھ جیسی نافرمان ناہنجار پر۔ رحم اس جیسے بدمعاش پر کیوں اسی دن کے لئے میں نے تجھے آنکھوں میں رکھکر پالا تھا۔ اس برے نتیجے کے لئے اپنی جان کی طرح سنبھالا تھا۔ اور کیوں اور دشمن قوم کے ذلیل کتے جس نے محبت سے تیری پیٹھ کو تھپ تھپایا۔ جس نے تجھے شریف اور وفادار سمجھکر اپنی گود میں بٹھایا اسی محسن پر موقع پاکر حملے کرنے کو آمادہ ہوا۔ جس نے تجھے راحت دی اور عزت دی اسی کے آرام دن دولت کے مٹانے کا ارادہ کیا ؎

قہر خدا سے ڈر نہ گیا تو زمین میں
کیا بے وفائی جرم نہ تھی تیرے دین میں
وہ بات کی نہ تھی جو گمان و یقین میں
اک سانپ گویا پالا تھا اس آستین میں
کیا جانتا تھا میں کہ اک آفت ہے تیرے
اب تھا میں سمجھا تھا جس کو وہ زہر ہے

54469

مارکس۔ بزرگ عذرا بے شک میں نے قصور کیا اور ضرور کیا۔ مگر یہ میری دانستہ خطا نہ تھی۔ بلکہ اس صورت اور اس دل نے مجھے مجبور کیا ہے

بڑھو آگے چھری لو اور سینہ چاک کر ڈالو
خطا اس دل کی ہے اس دل کو پھونکو خاک کر ڈالو

راحیل۔ نہیں پیارے ابا نہیں ہے

اس زندگی کی یونہی کسی طرح شام ہو
پھیرو چھری گلے پہ کہ قصہ تمام ہو
اس کی نہ کچھ خطا ہے نہ دل کا قصور ہے
میں اس کو چاہتی ہوں یہ میرا قصور ہے

عذرا۔ بدبخت لڑکی غیر قوم اور غیر مذہب کی چاہ چھری ہوتی ہے

راحیل۔ سچ ہے لیکن دل کی لگی بڑی ہوتی ہے۔ اس سے انسان مجبور ہوتا ہے جو کام نہیں کر سکتا وہ بھی کر سکتا ہے

وہ شیروں کو بھی ٹھوکر سے گرا دیتے ہیں
وہ بھی بے درد محبت کو دعا دیتے ہیں
اور چلتا نہیں اس عشق کے دربار میں کچھ
یہ وہ چوکھٹ ہے کہ سب سر کو جھکا دیتے ہیں

عذرا۔ افسوس میں نے کیا سوچ رکھا تھا اور بیان کیا واقعہ روبکار ہے سچ ہے جس طرح دریا کی رو کے سامنے ایک تنکا بے بس ہے اسی طرح تقدیر کے آگے تدبیر ناچار ہے ہے

مجھ کو خیال ہے اور انہیں ہے نظر اور
ارمان طبیعت میں ادھر اور ادھر اور

راحیل- پیارے ابا! بے شک ہم دونوں محبت کرنے کے مجرم ہیں۔ مگر
ابھی تک ہمارا جرم گناہوں سے پاک و صاف ہے اس لئے ہم سے
نفرت کرنا انصاف کے خلاف ہے۔

نارکس ؎
ہے پاک گناہوں سے ہماری یہ خطا بھی
غارت ہوں اگر ہم کو بدی نے ہو چھوا بھی
ہم چشمۂ الفت میں ہیں مانند کنول کے
جو پانی کے اندر بھی ہے پانی سے جدا بھی

عذرا- اچھا تم محبت کرنے کے سوا ہے اور ہر طرح سے بے قصور ہو
چاند کی طرح اس زمین کی برائیوں سے دور ہو۔

نارکس- ہاں بزرگ عذرا ایسا ہی ہے ؎
پرواز کی طاقت تھی مگر پر نہیں نکلے
اخلاق کے قانون سے باہر نہیں نکلے
یہ قلب و جگر پاک ہیں یہ دیدۂ تر پاک
اللہ ہے شاہد کہ ہے دل پاک نظر پاک

عذرا- منشی راحیل میں کونسی خوبی نظر آئی جو تم اس کے قدردان ہو۔
نارکس- صورت اور صورت سے زیادہ اسکی سیرت۔
عذرا- تو کیا تم اس کو چاہو گے؟
نارکس- اپنی جان کی طرح۔
عذرا- اس کو عزیز رکھو گے؟
نارکس- اپنی عزت اور شان کی طرح۔
عذرا- اس کی حفاظت کرو گے؟

مارکس۔ اپنے دین و ایمان کی طرح۔

عذرا۔ اچھا تو میں اپنے پہلے الفاظ واپس لیتا ہوں اور خوشی سے اس کا ہاتھ تمہارے ہاتھ میں دیتا ہوں بڑھو اور دو دنا نو ہو۔

مارکس۔ کیا آپ مجھ سے کوئی مزید اقرار کرنا چاہتے ہیں۔

عذرا۔ ہاں ایک رومن کی بغیر مذہب بدلے ایک یہودی سے کبھی شادی نہیں ہو سکتی۔ اس لئے میں پہلے تمہیں اپنے دین کا کلمہ پڑھا کر اپنے مذہب میں لاؤنگا اور پھر اپنی شریعت کے مطابق تمہارا اس کے ساتھ نکاح پڑھاؤں گا۔ تمہیں منظور ہے۔

مارکس۔ تو کیا محبت کرنے کا جرمانہ مجھے مذہب سے ادا کرنا ہوگا۔

عذرا۔ ہاں اگر تم اس ہاتھ کو حاصل کرنا چاہتے ہو تو اس کی قیمت فقط تمہارا دین ہے،

راحیل۔ پیارے مارکس ؎

سوچ میں کیوں پڑ گئے آخر ہو کوئی بات بھی
ہاں کہو لی جائیں تاکہ دل کی صورت ہاتھ بھی

مارکس ؎ کس کو چاہوں کس کو چھوڑوں غضب میں یہ جان ہے
اک طرف یہ حور ہے اور اک طرف ایمان ہے

عذرا۔ جواب دو کیا خیال ہے۔

مارکس۔ میں راحیل کو چھوڑ سکتا ہوں مگر مذہب چھوڑنا محال ہے۔

عذرا۔ تو پھر نہیں

مارکس۔ کبھی نہیں۔

عذرا۔ تو انکار۔

مارکس - ناچار

عذرا - دوری

مارکس - مجبوری ہے

ساری دنیا سے زیادہ یہ شکرلب مجھ کو
اور اس سے ہے زیادہ میرا مذہب مجھ کو
ایسی شے سہل سے انسان نہیں دے سکتا
جان دے سکتا ہوں ایمان نہیں دے سکتا

عذرا - تب کیا ردمین کتے تو ہمارے پاک گھر میں گناہوں کی بدبو پھیلا کر فسق و فجور کا جال بچھا کر ایک بھولی بھالی دوشیزہ کو حرام کاری کے راستے لگانے آیا تھا ہے

رسائی پیدا کی میرے گھر میں عزیز ہمدرد و یار بن کر
مگر یہ ٹھانے ہوئے تھا دل میں کہ باغ اُجاڑے بہار بن کر
دغا اور اس سے دغا بھروسہ کیا تھا جس نے مدام تجھ پر
زمین سے نفریں فلک سے لعنت پڑیگی ہر صبح و شام تجھ پر

راحیل - پیارے میرے پیارے یہ کیا ہے تمہیں کیا ہو گیا
باوفا دل آج کیوں نے درد ایسا ہو گیا
جان و دل کی لگی کی قدر اب بھی جان لو
ع نہ کہنے کو میں رہ جاؤں کہ دھوکا ہو گیا

مارکس - راحیل میرے چاروں طرف تاریکی چھا گئی - میں جاتا ہوں -

عذرا - مگر یہ سن کر جاؤ جس خاحد و بہتر خدا کو گواہ کر کے تم نے اس بھولی لڑکی کو دھوکا دیا ہے جس قہار جبار خدا کے پُر جلال نام کی قسمیں

کھا کھا کر تم نے اسے ٹھگا ہے وہ غفلت اور جلال والا خدا بغیر سزا دیئے تمہین کبھی اس دنیا مین نہ چھوڑے گا۔ جس بے دردی سے اس غریب کا دل توڑا ہے۔ اسی طرح وہ تمہارے غرور کو توڑے گا۔ مین دعا کرتا ہون کہ اس کا قہر عاجل تم پر نازل ہو، جاؤ جہنم واصل ہو۔

خدا ہی اب اس کا لے گا بدلا جو دکھ دیا اس دل جلے کو
اسی کے ہاتھون مین سونپتا ہون مین اپنے تیرے معاملے کو

Central Library NAZIRIA COLLECTION

ڈراپ

دوسرا باب ۔ باغیچہ ۔ پہلا پردہ

ڈیسیہ - پیارے مارکس انسان کی فطرت ہی بھول ہے۔ جو کچھ ہوا سو ہوا اب گزشتہ باتون کا زبان پر لانا فضول ہے۔

شکر ہے اس کا کہ جینے کا سہارا ہو گیا
غیر کا جو ہو چکا تھا پھر ہمارا ہو گیا

مارکس - تو تم میری بے پروائی کا گناہ معاف کرتی ہو

ڈیسیہ - میری جان مارکس مین تمہاری کنیز ہون اور کنیز پر آقا کو ہر طرح کا اختیار ہوتا ہے۔

قبضہ ہے دل پہ جان پہ عقل و تمیز پر   آقا کو اختیار ہے اپنی کنیز پر

گانا

جانان نیناں لاگے ہیں کٹھن ملو رہے موہن ہم سنگ - جانا
.جیا ہین بست توری رے پیاری مورتیا - دکھ ہین جان پڑی ہے -
آن مانوا ے جان ہمری بات - جانان نیناں
سگری رین موری گذری تڑپ تڑپ پیاری توری نشان پیاری
پیاری توری آن - مانوجی مانوجی دل جان - جانان نیناں

مارکس - او فریبی اور دغا باز رومن تو کس قدر ذلیل ہے - کتنا جھوٹا ہے تیرے ہونٹ جو جھوٹے لفظوں سے ڈھیٹ کے ساتھ محبت کا اقرار کر رہے ہیں - اور تیرا دل اور جگر دونوں ابھی تک راحیل کو پیار کر رہے ہیں ہ

بس اب بھی باز آ وہ کام کیوں نہ دین کرتا ہے
کہ جس پر خود ترا دل تجھ کو سو نفرین کرتا ہے

(راحیل آتی ہے)

مارکس - کیوں راحیل یہاں کس لئے آئی ہے -

راحیل - منشیہ بھٹر و سے

جانے کہاں ہو مجھ کو ٹھکانے لگا کے جاؤ
مارا ہے جس کو اس کا جنازہ اٹھا کے جاؤ

مارکس - راحیل تم یہاں کہاں -

راحیل - اپنے صیاد کے پاس قتل کر کے بھول جانے والے جلاد کے پاس سے

وہ دلولے وہ جوش وہ سب پیار کیا ہوا
او بے وفا بتا ترا اقرار کیا ہوا

مارکس - راحیل ہم دونوں محبت کے نشے ہیں سرشار ہو کر امید دن

سے بھرا ہوا ایک دلچسپ خواب دیکھ رہے تھے۔ اب ان خواب کی باتون پر اعتبار کر کے ہوا پر مستقبل کا قلعہ بنانا نے کار ہے۔ کیونکہ تقدیر کے آگے تدبیر ناچار ہے سے

دخل کب تدبیر کو تقدیر انسانی مین ہے
پیش آتی ہے وہی کچھ جو کہ پیشانی مین ہے

راحیل۔ اگر یہی کرنا تھا آگے بڑھکر دھوکا ہی دینا تھا۔ تو ایک بھولی بھالی سیدھی سادھی لڑکی کو جو اپنے باپ سے محبت کرنے کے سوائے اور کسی کی محبت سے واقف ہی نہ تھی کہ محبت کس سے کرنی چاہیئے اور محبت کیون کرنی چاہیئے۔ ایک معصوم بچے کی طرح جوان ہوکر بھی ان زہریلی باتون سے خبردار نہ تھی۔ اس کے سامنے دوزانو بیٹھکر آنسو بہا کر گڑگڑا کر کیون محبت کا یقین دلایا، کیون اس کی زندگی کے آبحیات مین جھوٹی محبت کے اظہار سے زہر ملایا سے

تمہین ہو جس نے پھونک ڈالا ساتھ دل کے جان وتن جس نے
بگاڑا ہے یہ گھر جس نے اُجاڑا ہے چمن جس نے
تم اپنا ظلم اس آنکھ اس دل رنجور سے دیکھو
ہمارا گھر جلے اور تم تماشہ دُور سے دیکھو

نارگس۔ راحیل جب تک ستار کے تار آپس مین ملے رہتے ہین تب ہی تک اس سے دل بہلانے والا سُریلہ نغمہ پیدا ہوتا ہے۔ مگر تمہارے باپ کی ضد نے ٹھوکر مار کر اس محبت کے ساز کا تار تار الگ الگ کر دیا۔ اب اس ٹوٹے ہوئے ساز سے دوبارہ محبت کا زمزمہ پیدا ہونا محال ہے پہلے میرا کچھ خیال تھا اور اب کچھ اور

خیال ہے ؎

اب نہ وُہ بات رہی اور نہ وہ جوش مجھے
تم بھی اب کر دو میری طرح فراموش مجھے

راحیل - یہ کبھی نہیں ہو سکتا جس طرح ایک خدا پرست کی طبیعت دو خداؤں کے سامنے اطاعت کا اظہار نہیں کر سکتی - اسی طرح ایک شریف اور پاکباز لڑکی ایک کو چھوڑ کر دُوسرے کو پیار نہیں کر سکتی - ؎

عمر بھر کو تجھ پہ صدقے جان میری ہو چکی
تو نہ ہوا میرا اگر میں دل سے تیری ہو چکی

مارکس - اب مجھے راز کے چہرے سے ضرور پردہ ہٹانا ہو گا - راحیل تم اب مجھے کیا سمجھ رہی ہو -

راحیل - ایک شریف یہودی

مارکس - اور اب کیا سمجھتی ہو -

راحیل - ایک بے وفا رومن -

مارکس - مگر میں وہ تھا نہ وہ تھا اور نہ یہ ہوں ،

راحیل - پھر

مارکس - میں پھر سلطنت روم کا ولی عہد اور ہونے والا شہر یار ہوں ، اور یہی وجہ ہے کہ ہم اپنی ہم مذہب اور ہم قوم شہزادی کے سامنے شادی کرنے کے لیئے لاچار ہیں -

راحیل - تم ولی عہد ہو - ہونے والے بادشاہ ہو -

مارکس - ہاں اب اس قصے کا طول دینا سراسر نادانی ہے ، کیونکہ میری شادی ہونے والی ہے ، اور کل کا دن مقدر کے فیصلے کی طرح اٹل ہے ،

راحیل - تو مقدر کا یہ فیصلہ ہے کہ یہ شادی ہرگز نہ ہو،

مارکس - ضرور ہو گی -

راحیل - کبھی نہ ہو گی -

مارکس - کل ہی ہو جائے گی - اُمید بر آئے گی -

راحیل - قیامت تک نہ ہو گی -

مارکس - مین جو کہتا ہون -

راحیل - مین بھی جو کہتی ہون -

مارکس - اس شادی کو کون روک سکتا ہے،

راحیل - مین مین عذرا یہودی کی لڑکی راحیل -

مارکس - تُو تُو -

راحیل - ہان ہان مین مین اور میرے ساتھ روم کا رواج - روم کا قانون، روم کا بادشاہ - مین ان سب کو مجبور کر دون گی کہ دغاباز کی امیدون کو خاک مین ملا دیا جائے گا - اس بدانجام شادی کے گھر والے کو پیر کی ٹھوکرون سے ڈھایا جائے

نے آس مین رہی تو رہے نامُراد تُو
ناشاد مجھ کو کر کے رہے گا نہ شاد تُو
اس بیکس و غریب کو دُکھ دیکے بیوفا
پھل پائے گا نہ دہر مین رکھ خوب یاد تُو

مارکس - یہ ناممکن ہے،

راحیل - اگر یہ ناممکن ہو گا تو مین یہ سمجھون گی کہ ظالمون اور نوجوانون کے لئے میدان صاف ہے روم مین نہ کوئی قانون ہے نہ بادشاہ

ہے
باطن مین بُزدلے ہین بہ ظاہر دلیر ہین
یہ دُور سے ڈرانے کو مٹی کے شیر ہین

مارکس۔ چُپ
راحیل۔ آہ

گانا

کیسے بے دردی کے پالے پڑے ہین
کہ فرقت مین جینے کے لالے پڑے ہین
ظالم نگاہون کی سنبے داد دیکھو
چتون کے سینے پہ بھالے پڑے ہین
دل لگانا تھا دل لگی دل کی
اب رولانے لگی ہنسی دل کی
شمع رو دیکھ حال پروانہ
بُری ہوتی ہے لَو لگی دل کی
ظالم محبت نے آگ لگائی
جل جل کے سینے پہ چھالے پڑے ہین
کیسے بے دردی کے پالے پڑے ہین

تمام قسم کی عمدہ اور سستی کتابین اگر جنابکو مطلوب ہون تو
بھائی تاراچند کھیترپا جرکتب لاہور لاہوری دروازہ سے طلب فرمائین

دوسرا باب مکان دوسرا پردہ

گانا چمپا

سویرے سویرے ساون بوندریا۔ سونی رہے سیجریا موری ایسے گئے پیرواگھر سے۔ چین نہیں ان مین موہے آوے۔ جیا مورا اُن بن گھبراوے۔ گاگا پیا کی خبریا آوے۔ رتیان موری بیتی جاوے

سیتان بنان مین تو بھی ہون باوریا

رتیان کٹت گن تارے۔ آگ برہا کی دیہہ جلاوے۔ نین سے

نون برسے سویرے۔

نثر

اللہ رے یہ جوانی جاڑون کی چاندنی کی طرح گذری جاتی ہے، آہ یہ اُٹھتے جوبن کمسن بیوہ کے اُبھار کی طرح خاک مین ملے جاتے ہین۔ سینے مین تکان دل مین درد ہاتھ پاؤن مین سنسنی آتی ہے۔ اُف میری جان نکلی جاتی ہے۔

آنا پھول من کا

پھول من۔ کیون پیاری کیا بڑبڑا رہی ہو۔ بھو کی شیرنی کی طرح گرگرا رہی ہو۔ کیا کیا کلام منہ سے نکل رہا ہے، پیشانی پر بل پڑ رہا ہے،

چمپا۔ اجی وہی رونا موئے خاوند کا۔ اب تم کیا چاہتے ہو؟

پھول من۔ مین چاہتا ہون کہ چمپا میری عورت بن جاوے۔ باغ اُمید کا میرا گل اُلفت بن جاوے۔

پھر یہ خوف ہے کہ نائی کے بھٹنے دل میں
اور پھر اُسترہ مقراض کدورت بن جائے
کاٹ چھاٹ اس کی کرے بال برابر کمی
تم الگ ہو رہو اور میری حجامت بن جائے

چمپا - ارے دیکھو دیکھو - سامنے سے کون آرہا ہے؟

پھول من - ہیں وہ تو جگادھری بندر اُچھلتا کودتا آرہا ہے، بیٹا پھول من اب خیر نہیں - خوب مُرمت ہو جائے گی، بغیر اوزار کے حجامت ہو جائیگی

چمپا - ارے ٹھہر ٹھہر کیوں گھبراتا ہے، ارو دائی بوری من پھول من کو بند کرنا

گھسیٹا - او مائی گارڈ یہ راستہ میں کیسا پچھواڑا ہے - ہمارا گیٹ ٹوٹ گیا اُٹھاؤ اس کو جلدی اُٹھاؤ -

چمپا - میاں ہماری پڑوسن جماؤ کے میاں نے کہا ہے کہ جب بابو صاحب آئیں تو ان سے کہنا اسے ذرا عمباسہ پارسل کر دیں -

گھسیٹا - پارسل پرائیویٹ ہوس میں ہو ملے ہے، پرائیویٹ ہوس میں میں کیا اس کے باوا کا نوکر ہوں -

چمپا - میاں کیا ہوا ذرا اُٹھا کر لے جاؤ -

گھسیٹا - میں کوئی قلی ہوں -

چمپا - میاں انہوں نے چار پیسے بھی تمہارے سگرٹ کو دیا ہے، اور کہا ہے - کہ بابو صاحب سے کہدینا کہ اسے پارسل کر دو،

گھسیٹا - ہم پوسٹ ماسٹر ہیں یا قلی لے جاؤ - ہٹاؤ، ہم جائے گا، تم لے جاؤ،

چمپا - اچھا تو میں لے جاتی ہوں اور تیری آنکھ میں خاک ڈالکر لے

پیارے کو پہچانتی ہوں، میاں تم بولتے کیوں نہیں،

گانا

پیارے میرے جوبن کی دیکھو بہار کا اُبھار
کاہے غیروں سے رکھتے ہو پیار

گھسیٹا تیری صورت سے ہوں میں بیزار
نہیں پیار مجھے نفرت ہے او دیسی نار

بچمیا۔ کاہے روٹھے ہو شام نہیں دل کو آرام کرو ں کیوں نہ کہرام۔ تیری فرقت میں یار۔

گھسیٹا۔ ہے وسکی کا جام تب ہو دل کو آرام ملے روزی گلفام بنوں بیوہ کا یار۔

بچمیا۔ میاں ! اچھے میاں ! منہ سے تو بولو،

گھسیٹا۔ نہیں بولتے تیرے باپ کا دینا آتا ہے،

بچمیا۔ میاں کیوں جھوٹ بولتے ہو میرے باپ نے تو تمہیں اتنا کھلا کھلا کر گدھے کی طرح پھیلا دیا ہے،

گھسیٹا۔ اور اس پیر کتیا کو میرے پیچھے لگا دیا ہے۔ یہ اس گدھے نے کیا کیا۔

بچمیا۔ ادرر ر ذرا اپنی کھال میں رہو حجام

گھسیٹا۔ میں حجام۔ میں حجام۔ صاحب بہادر حجام۔ چل چل وہ کوئی اور ٹرد بنی ڈالا ہوگا۔

بچمیا۔ موئے بے شرم۔ تیرے پھوٹے کرم میں تیری گھر والی ہوں، میاں تم پڑ کئے معلوم ہوتے ہو،

گھسیٹا - ارے مین چرڈ کتا - یہ فسٹ کلاس سوٹ اور چرڈ کتا یہ فیشن ایبل کالر - یہ لونڈر، بھرا رومال - یہ ولایتی ٹائی - اور پھر نائی کا نائی - چل چل نکلی،

چمپا - ارے یہ تو بالکل پاگل ہوگیا ہے اسے نئی روشنی کا بخار چڑھ گیا - چل چل موئے ہوش مین آ - کھارے کنوئین کا پانی بی، اباپ نہ جانے اے بی سی - بیٹے ایل ایل بی،

گھسیٹا - ہین یہ گستاخی - ایک جنٹلمین کی ایسی انسلٹ ؎

کہتی ہم سے کیا تو بڈری کہتی ہم سے کیا توری
تو کیا جانے ہنگے والی ابرو جو ہے کٹ بٹ کی
رُعب جمائے دام گھٹائے گٹھڑی موکڑی سب کی کھال
سُوٹ پہن نکٹائی لگا فل بُوٹ اُڑا انگریزی بول

چمپا - ارے ارے یہ تو کالر کرتی پہن کرماش کے آٹے کی طرح اکڑا جاتا ہے، اپنے چیتھڑون مین نہین سماتا ہے - او بڈھے بندر بھلا یہ پھنگی بھلی داڑھی کو کیا کیا ؎

داڑھی منڈائی اس قدر موچھین بڑھائین اس قدر
ہے ناک مین مرغی کا پر آدھا ادھر آدھا اُدھر

گھسیٹا - چل چل دیوانی تو کیا جانے اِس شیونگ کی رام کہانی، کیا تو نے نہین سنا ؎

اگر خواہی کہ مانند حُسن اول
گھٹول کُن گھٹول کُن گھٹول

چمپا - واہ رے تیری گھٹول - ابھی سر پر پڑے جمتول تو سید ھا بریلی کا رستہ معلوم ہوجائے، ہین یہ کیا؟ مُوا اسی رومال سے جوتا صاف

کرتا ہے، اُسی سے مُنہ پونچھتا ہے،

گھسیٹا - کچھ فکر نہین جنٹلمین کا مُنہ اور جُوتا سب ایک موافق ہوتا ہے،

چمپا - تیرا کھوجڑا جائے یہ بٹے کی کیون پھوٹ گئین، بھلا یہ کو لھو کا بیل بننے کی کیا ضرورت تھی،

گھسیٹا - ہشت احمق، یہ عینک ہے عینک، اس سے جنٹلمین مین دُور بین بن جاتا ہے،

چمپا - دُوربین بن جاتا ہے یا آسمانی اندھا کہلاتا ہے۔

گھسیٹا - یوڈیم - یور آنسرز - اب تم گول مال مانگتا ہے تم یون نہین جائے گا، تو ہم انگریزی قاعدے سے منائے گا،

نہین مانگتا صاحب تم دونون کو نہین مانگتا، چلو نکلو یو بلاڈی آس،

چمپا - ارے ارے تیرا ستیاناس۔

گانا گھسیٹا

کر حکمت فطرت ہون بنا مین کیسا جنٹلمین - پوسٹ آفس کا ہون افسر سارے ڈرتے ہین پوسٹ مین۔

رُتبہ اعلیٰ لاکر موٹر پر گردن تنی پھبن سے سیر آہا ہا ہا - اوہو ہو ہو ہو لگ ہیٹ لک ہیٹ - بوٹ سوٹ کا ڑائی کیا ہے پوزیشن اعلیٰ دائی انگل دائی - کر حکمت فطرت ہون بنا مین کیا جنٹلمین۔

سستی اور عمدہ کتابین بھائی تاراچند جھبرتاجر کتب لاہور لاہوری دروازہ سے منگائیے

دوسرا باب دربار تیسرا پردہ

گانا سہیلیاں

جام بھر کے نہ ڈر کے سو دیر کے ہان لوجی صاحب و پیا پیا لوجی بھر کے
چھوٹی بتیاں ساری نہ شرماؤ۔ پیاری ذرا اکڑ کے۔ جام بھر کے
نت پیا پیا کرت رہی ساجنا سلونا۔

من بھاوے رنگ رنگیلے۔ چھیل چھبیلے۔ من بھاوے جیارا لبھائے
جانی کے جانی گلے لگ جاؤ۔ شبھ گھڑی شبھ ہاتھ ہاتھ
واہ واہ ہان یہ چرکے۔ بچھن گے جگر کے جام بھر کے۔

نمبر ۱۔ چمک ہے شاخون مین جنبش ہوا سے پھولون مین
بہار جھول رہی ہے خوشی کے جھولون مین

نمبر ۲۔ ہوائے عیش نے پھیلادی نکہتِ شادی
اڑا ہے مشکِ ختن خاک کے بگولون مین

چوبدار۔ عالی مرتبت شہزادی عذرا یہودی در دولت پر آیا ہے اور
وہ بیش قیمت ہار جس کی تیاری کا حضور عالیہ نے حکم دیا تھا۔ ساتھ لایا ہے

ڈلیسیہ۔ حاضر کرو۔

بروشش۔ دیوتا خیر کرے کہ یہ نحوست کی نشانی مصیبت کا پیش خیمہ
اس ہنسی خوشی کے جلسے مین کہان سے نازل ہوا۔

پہلا درباری۔ بزرگ باپ آپ نے نفرت کا اظہار کیون کیا کیا وہ
کوئی چور یا خونی ہے،

بروٹس۔ اس شادی کے جلسے مین ایک یہودی کا ہار لانا سخت بد
شگونی ہے،

عذرا۔ مگر اس کے یہان آنے سے ہمارا کیا نقصان ہو سکتا ہے؟

بروٹس۔ ان کو ایک بھونکنے والا کتا کیا نقصان پہنچاتا ہے، جو فوراً
حملے سے مار کر بھگا دیا جاتا ہے، مکان کی چھت پر بیٹھکر غمزدہ اور باریک
بولنے والا اُلو کیا تکلیف دیتا ہے، جو فوراً بانس اور ڈھیلون سے
اڑا دیا جاتا ہے، جس طرح یہ دونون اپنی موجودگی سے نحوست پھیلاتے
ہین اسیطرح یہ منحوس یہودی بھی جہان جاتے ہین، کوئی نہ کوئی مصیبت
ضرور لاتے ہین،

ڈلیسیہ۔ عذرا خوش آمدید، غالباً تم ہار میری مرضی کے موافق
تیار کرکے لائے ہوگے،

عذرا۔ خادم نے کوشش تو اسی بات کی کی ہے، یقین ہے کہ حضور
عالیہ دیکھکر بہت پسند فرمائین گی، خوشنودی مزاج کا سرٹیفکٹ
عطا فرمائین گی،

ڈلیسیہ۔ بہت اچھا بہت خوبصورت یہ دلکش ہار جب میرے
عیسیٰ نفس مارکس کی صراحی دار گردن کا ہار ہوگا، تو بڑا پربہار ہوگا،

بروٹس۔ عزیز شہزادی چونکہ یہ ہار ایک یہودی کے ہاتھ کا بنا ہوا
ہے، اس لئے اسے پہلے مندر مین بھیجکر دعائین دم کرکے پاک بنایا
جائے اس کے بعد شہزادہ مارکس کے گلے مین پہنایا جائے،

عذرا۔ عالی مرتبت دینی سردار جس طرح رومن قوم بادشاہ کے
زیر بار ہے اسیطرح یہودی قوم بھی اس کی دعا گذار

ہے، جس طرح وہ شاہی حکمون کا امر کرتے ہین، اسیطرح ہم بھی ان کی عزت کرتے ہین، جس طرح وہ شاہی دشمنون کو اپنا دشمن سمجھتے ہین اسیطرح ہم بھی ان کو حقیر سمجھتے ہین، جب بادشاہ کا اپنی رعیت کے ہر چھوٹے بڑے پر یکسان ہاتھ ہے تو محض مذہبی تعصب کی بنا پر اس کی ایک شریف رعایا کو سر دربار ذلیل کرنا کتنی شرم کی بات ہے۔

بروٹس۔ ذلیل کو ذلیل کہنا میری نظر مین کوئی بُرائی نہین ہے، کیا تم یہودیون نے اپنی سود خواری اپنی کینہ پروری اپنی بے رحمی سے ہم رومیون کے سر پر طرح طرح کی مصیبت ڈھائی نہین ہے، ان کے حصہ مین کونسی برائی ہے جو آئی نہین۔

عذرا۔ لیکن اگر واقعی ہم ایسے ہن تو ہمین ایسا بے رحم بنانے والے بھی تم اور تمہاری قوم ہے، جب تم ہمارے پاک مذہب کی حقارت کروگے، اور ہمارے منہ پر تھوکوگے، ہمین ایک کتا سمجھکر ٹھکراؤگے تو پھر ہمارے دل مین بھی انتقام کا سویا ہوا جذبہ ضرور بیدار ہوگا، جب غریب جانور بھی اپنے ستانے والے پر پلٹ کر حملہ کرتا ہے تو دل اور کلیجہ رکھنے والا انسان کیونکر بدلہ لینے کو تیار نہ ہوگا۔

بروٹس۔ جھوٹے اگر ہم واقعی ایسے ہی ہوتے تو تم لوگ ہماری سلطنت مین رہنے ہی نہ پاتے، چیل اور کوؤن کی غذا ہو جاتے۔

عذرا۔ کیون نہین یہ آفتاب جو ہمین روشنی پہنچاتا ہے، یہ دریا جو ہمین پانی پلاتے ہین، یہ زمین جو ہمارے لئے غذا اگاتی ہے، غرض قدرت کی ہر ایک قوت جو ہماری خدمت بجا لاتی ہے یہ سب تیرے ہی مہربانی سے تمہاری ہی وجہ سے ہماری زندگانی ہے، کیا ہمارے تم ہی خدا ہو۔

بروٹس: اچھا تو بتا سکتا ہے کہ تمہاری قوم کے ساتھ ہم نے کونسا برا سلوک کیا ہے کونسا عذاب دیا ہے

عذرا۔ یہ مجھ سے نہیں اپنے بے درد دل سے پوچھو اپنے خون بھرے ہاتھوں سے پوچھو، اپنی چھریوں اور خنجروں سے پوچھو، کیا ہزاروں یہودیوں کو محض اس تصور پر کہ وہ یہودی مذہب کے خدا کو پوجتے ہیں سخت سے سخت عذاب کے ساتھ قتل نہیں کرایا، ہزاروں بچوں کو یتیم اور ہزاروں عورتوں کو بیوہ نہیں بنایا، ہماری قوم کے مظلوم بیکیوں سے اپنا قیدخانہ نہیں بسایا، اگر یہی اچھا سلوک ہے، یہی اچھا کام ہے تو مجھے بتاؤ کہ ناانصافی اور ظلم کس چیز کا نام ہے ؎

تم ستم کرتے رہے اور ہم ستم دیکھا کئے
خانماں برباد ہو کر رنج و غم دیکھا کئے
سر ہوئے تیغ عداوت سے قلم دیکھا کئے
تم نے کیں لاکھوں جفائیں اور ہم دیکھا کئے
بعض کا ہم پر مگر الٹا اثر ہوتا گیا
چھانٹنے سے نخل مذہب بار ور ہوتا گیا

ڈلیہ۔ ناعاقبت اندیش یہودی خاموش رہ کیا زندگی سے ناامید ہے، بزرگ باپ ایک فرمودہ خر اس بڈھے کو اپنا مخاطب بنانا آپ کی شان سے بعید ہے

شاہ ٹائیٹس: اپنی ڈلیہ کی رائے کو پسند کرکے آپ کو اس احمقانہ جرأت سے چشم پوشی کر لیتے اور اس یہودی کو خاموش رہنے کا حکم دیتا ہوں۔ جرأت ہے اور برکت دیکر میرے عزیز بچوں کا ہاتھ ملا دیجئے

بروٹس ـــــ
خوش اور ایک دوسرے پر مہرباں رہو
دنیا میں با مراد رہو شادماں رہو

راحیل - ٹھیرو ٹھیرو جب تک بادشاہ عادل کے حضور میں ایک مظلوم بادشا کی عرضی پیش ہو کر دغابازی کے مقدمہ کا فیصلہ نہ ہولے اسوقت تک ٹھیرو۔

شاہ ٹائٹنس - یہ کون ؟

مارکس ـــ
باعث تکلیف راحت میں گرانی ہوئی
سن رہا ہوں صاف اک آواز پہچانی ہوئی

عذرا - راحیل تو یہاں کیوں آئی ؟

راحیل - انصاف پانے۔

عذرا - کیا تجھے یقین ہے کہ ایک روم میں شہزادی کے خلاف ایک مظلوم یہودی لڑکی کی فریاد سنی جاسکے گی۔

راحیل - اگر اس دربار کا یہ دعوے ہے کہ یہاں امیر اور غریب دونوں کا یکساں انصاف ہوتا ہے تو اسے دعوے کی شرم رکھنے کے لیے میری فریاد ضرور سننی پڑے گی۔

بادشاہ - اجنبی لڑکی صاف لفظوں میں حال بیان کر۔ اگر تو مظلوم ہے تو تیرا حریف چاہے شاہی نسل کا ہی آدمی کیوں نہ ہو مگر انصاف ضرور تیری طرفداری کریگا۔ بول کس کی ستائی ہے اور کس کے خلاف فریاد لائی ہے۔

راحیل - مجھے ستانے والا دین و دنیا سے مٹانے والا

جفا پیشہ وفا کا دشمن ستمگر کون ہے یہ ہے
شکایت جس کی کرتا ہے مقدر کون ہے یہ ہے

ڈلیسیہ۔ کون شہزادہ مارکس

بادشاہ۔ ولیعہد سلطنت

راحیل۔ ہاں یہی یہی ہے

اسی کے دم سے خزان باغ کی بہار ہوئی
یہی ہے جس سے میری زندگانی خوار ہوئی

بادشاہ۔ مارکس سنتا ہے۔ اس الزام کا تیرے پاس کیا جواب ہے؟

مارکس۔ سنائی گئی تھی بُرا کہہ رہی ہے
جو یہ کہہ رہی ہے بجا کہہ رہی ہے

ڈلیسیہ۔ دیوانی عورت بولنے سے پہلے تو سوچ لے کہ کیا کہہ رہی ہے۔

راحیل۔ بچئے بچئے شہزادی صاحبہ اس خوبصورت سانپ سے بچیئے۔

بے رحم ہے یہ رحم سر مو نہیں رکھتا
یہ روح میں درد آنکھ میں آنسو نہیں رکھتا
آزاد ہے جذبات پہ قابو نہیں رکھتا
انسان ہے انسان کی مگر خو نہیں رکھتا
وہ پھول ہے یہ پھول جو خوشبو نہیں رکھتا

ڈلیسیہ۔ بس بس خاموش میں ایسا کوئی لفظ جس سے میرے منگیتر کی توہین ہو نہیں سن سکتی!

راحیل۔ شہزادی صاحبہ

سراسر مکر سراپا دغا نا آشنا ہے یہ
میری آنکھوں سے دیکھو تم تو ہو روشن کہ کیا ہے یہ
کنواری رہنا بہتر جانیئے اس عقد ہونے سے
وفا کی ہے عبث امید مٹی کے کھلونے سے

بروٹس۔ عالی جاہ اگر آپ میری عرض سماعت فرمائیں تو میں یہ کہوں گا کہ عورتوں کے بیان پر کبھی یقین نہ کرنا چاہیئے یہ عورتیں شیطان کے مکتب سے تعلیم پاکر نکلی ہیں، اس لیئے ان سے ہر وقت ڈرنا چاہیئے

جفا سے یہ نہ گریز کریں اور وفا سے عار کریں
جگر پہ ضرب لگائیں تو دل پہ وار کریں
جو شرمناک عمل ہوں ہزار بار کریں
یہ بے گناہ کو دم میں گنا ہگار کریں
ہزاروں مکر کے پہلو نکلتے بات سے ہیں
جہان میں جتنے ہیں فتنے سب ان کی ذات سے ہیں

عذرا۔ سریر آرائے عدالت سلطنت کا ایک معزز رکن ہو کر انصاف کے راستہ میں روڑا اٹکائے، دباؤ ڈال کر شاہی انصاف اور شاہی رائے کو ایک مظلوم فریادی کے خلاف بنائے، کیا یہ ان جیسے مقدس آدمی کو سزاوار ہے، کیا بادشاہ رعایا پسند کا انصاف مظلوموں کا سرپرست ہونے کے بدلے ظالموں کا طرفدار ہے،

بادشاہ۔ نہیں یہودی کبھی نہیں جس طرح آفتاب کی روشنی امیروں کے محل اور غریب کے جھونپڑے میں کوئی فرق نہیں کرتی اسیطرح میں بھی انصاف کے وقت ادنیٰ اور اعلےٰ سب کو یکساں جانتا ہوں، اپنی ذمہ داری اور اپنا فرض پہچانتا ہوں،

عذرا - بس تو پھر جھگڑا صاف ہے، آج کے دن آپ کے لیے صرف ایک ہی کام ہے، اور وہ ان دونوں کا انصاف ہے،

بادشاہ - مین انصاف کو استعمال کرنے کے لئے اپنی پوری طاقت صرف کردونگا،

راحیل - خدا آپ کو مظلومون کی حمایت کے لیئے قیامت تک زندہ رکھے - فرمایئے اگر آپ کی رعایا مین سے کوئی شخص کسی عورت سے شادی کا وعدہ کرکے اس کی محبت کا شکار کرے، اور اس کے کنوارے ہونٹون کو اور گالون کو ناپاک بنانے کے بعد اُسے چھوڑ کر کسی دوسری عورت سے پیار کرے، تو اس کے لئے حضور والا کا قانون کیا سزا تجویز کرتا ہے،

بادشاہ - موت بغیر رحم کے موت،

عذرا - تو بس ہو چکا فیصلہ ہو چکا، آپ شاہی نام کی عزت مین تخت سلطنت کے اہل ہین قلم اُٹھایئے، اور ولیعہد سلطنت کے قتل کا حکم صادر فرمایئے،

بادشاہ - مگر پہلے مجھے اس کا گناہ تو معلوم ہونا چاہیئے،

راحیل - یہ آپ کی عزت اور شہرت کو برباد کرنے والا اس ملک کی غریب لڑکیون کے سر پر تباہی لا رہا ہے، اس نے پہلے مجھ سے شادی کا وعدہ کرکے مجھے دھوکا دیا، اور اب شہزادی ڈلیسیہ کو بھی فریب کے پھندے مین پھنسا رہا ہے، سے

مجھ کو نہ کیا شاد تو پھر اسکو کیا کرے گا

اس کو بھی میری طرح سے برباد کریگا

شاہ - مارکس اُٹھ کھڑا ہو جواب دے ورنہ بدترین قسم کی سزائے موت تیرے لیے تیار ہے،

مارکس ۔ بے شک غلام آپ کا خطاوار ہے، اور دوست بستہ حضور والا سے رحم کا اُمیدوار ہے،
بادشاہ ۔ رحم یہ کرسکتی ہے مین کچھ نہین کرسکتا،
بروٹس ۔ جہان پناہ
بادشاہ ۔ بس کچھ نہین
بروٹس ۔ یہ نہ ہونا چاہیے
بادشاہ ۔ یہ ضرور ہوگا،
بروٹس ۔ میری یہ عرض ہے کہ قانون گمراہون کے واسطے ہے نہ کہ خیر خواہون کے واسطے،
بادشاہ ۔ اگر بادشاہ گمراہ ہے تو وہ بھی قانون کی رسی مین جکڑا جائیگا اگر شہزادہ چور ہے تو اس جرم مین ضرور پکڑا جائے گا،
بروٹس ۔ مین پھر عرض کرتا ہون کہ عام رعیت سے ایک ایک شہزادہ قابل توقیر ہے جس ہتھیار سے غلام پر ضرب لگائی جائے، اسی ہتھیار سے آقا کو قتل کرنا مرتبہ اور شان کی توقیر ہے،
بادشاہ ۔ مگر انصاف کی تلوار آقا اور غلام دونون کے ساتھ یکسان سلوک کرتی ہے، س

یہان تمیز آقا مین ہے نہ بندے مین
کہ صاف دونون کی گردن ہے ایک پھندے مین

بروٹس ۔ عشق کا جوش ایک قسم کا جنون ہوتا ہے،
راحیل ۔ اس خوشامد بازی سے انصاف کا خون ہوتا ہے،
بروٹس ۔ ارے چپ چپ تو ایک بھیکے منگے کنگال کی ذلیل چھوکری اور چراغ کے بجھانے کا ارادہ ایک مفلس نے ننگ و نام لڑکی اور

خاندان شاہی کی توہین کا ارادہ

راحیل ۔ تو پھر یہ کیوں نہیں کہتے کہ امیروں کے سر تاج زر کے لئے ہیں، اور غریبوں کے سر امیروں کی ٹھوکر کے لئے،

بدرالنسا ۔ بے شک

عذرا ۔ واہ رے مذہب اور واہ رے مذہبی پیشوا ؎

تمہارا غم ہے غم مفلس کا صدمہ اک کہانی ہے
تمہارا عیش ہے عیش اور ہمارا عیش فانی ہے
یہاں بچپن بڑھاپا واں بڑھاپا بھی جوانی ہے
تمہارا خون ہے خون اور ہمارا خون پانی ہے
یہ زر یہ نخوتیں کیا لے کے اپنے ساتھ جائے گا
یہیں رہ جائیگا سب یاں سے خالی ہاتھ جائیگا

راحیل ۔ عادل سلطان! اب مجھے انصاف ملنے میں کیا دیر ہے، اگر آپ نے ابھی تک نہ سنا تو میں اس سے بھی زیادہ بلند آواز سے الغیاث الانصاف پکار سکتی ہوں،

بادشاہ ۔ آہ کیا کروں اور کیا نہ کروں ؎

گھڑی کی شادی جو شاد آئی تھی ناشاد جاتی ہے
ادھر انصاف جاتا ہے اُدھر اولاد جاتی ہے
اندھیرے میں پڑا تھا کیا خبر تھی مجھکو اُس دن کی
جوانی اس کی اور محنت میری برباد جاتی ہے

عذرا ۔ عادل سلطان کیا بیٹے کی محبت اور انصاف میں جنگ ہو رہی ہے،

بادشاہ ۔ ہاں مگر فتح انصاف ہی کو ملے گی،

راحیل - تو پھر انصاف ملنا چاہیئے؟
بادشاہ - ضرور ملے گا،
راحیل - جناب والا سے؟
بادشاہ - ہاں مجھ سے۔
راحیل - تو کہاں؟
بادشاہ - یہاں
راحیل - کس وقت؟
بادشاہ - اسی وقت - بڑھاے شاہی حکم کے پرستار و اس ناخلف کو بیڑیاں ہتھکڑیاں پہناؤ، اور مقدمہ کا فیصلہ ہونے کے لیئے کل اسے مذہبی عدالت میں لے جاؤ،
سب - خاقان عالم
بادشاہ - خاموش

دوسرا باب پانچہ چوتھا پردہ

پھول من - کہنے لگے کہ جس طرح ہاتھی بھینس اور موٹا آدمی بغیر پانی کے نہیں جی سکتا، اسی طرح ہوٹل کا بہرہ پھول من بھی بغیر بیوی کے نہیں رہ سکتا،

گھسیٹا حجام کی بیوی کو اڑا یا تو کیا ہوا
ہم تو اتنے بھلے تسلیم کو جڑ یلا کر دیں

کوئی آئے تو اسٹیج میں ذرا یاروں کے
بانسری کی طرح کا جگر کو سُر ملا کر دیں

چمپا - اجی اجی یہ کیا کہا؟

پھول من - اوہو بندگی بندگا ملکہ تابندہ گا،

چمپا - میں کیا کہا میں تم سے نہیں بولوں گی

پھول من - ہاں کیوں نہیں مجبوری نہیں بولنا پڑے گا۔

چمپا - ہائے نہیں نہیں نہیں مجھ سے کچھ محبت نہیں،

پھول من - یہ محبت نہیں ہماری محبت تو ایسی ہے کہ اگر تو مر جائے تو میں تمہاری قبر کی خاک تک پھونکوں سے اڑا دوں،

چمپا - اچھا پھونکوں سے؟

پھول من - ہاں ہاں سننا اتنے پھیرے پھیرے کروں کہ مجنوں کا بچہ بھی میری گرد اوری کا قائل ہو جائے، استاد فرہاد سر پھوڑ کر مر جائے،

چمپا - جاؤ تو میں بھی سمجھ گئی،

پھول من - اری لاکھ بچھیری کی طرح کب تک کودے گی، کبھی تھان پر بھی بندھے گی۔

چمپا - چلو ہٹو میرا ایسی باتوں سے جی جلتا ہے،

پھول من - جی جلتا ہے تو چلو برف - سوڈا واٹر پیو - جوئنٹ یا ٹیوس

چمپا - چلو چلو تمام زمانے کے ٹھگی تو ہو - ملاقات تو میسر نہیں - جب دیکھا غیر حاضر - جب دیکھو موئے نوکری پر،

پھول من - ارے ہاں یہ بات مگر پیاری تم نے اپنے آنے کا ٹیلیگرام کیوں نہ دیا،

چمپا - اونہہ پھر وہی مذاق خدا کرے ستے جا لئے یہ مذاق - توبہ میرے اللہ -

پھول من - ستے جائے کیسے - دام نہیں خرچے کیا ؟

گانا

چمپا - گلے لاگو چھیل سیّاں من بھاؤ جاؤں واری

پھول من - ذرا نیناں سے نیناں ملاؤ موری جان

چمپا - نہ ستاؤ سیّاں نہ جراؤ سیاں - جاؤں واری مر جانا

دوسرا ایکٹ راحیل پانچواں پردہ

گانا راحیل

ترچھی نظروں سے میرا من ہر گیو رے

وہ کہتے ہیں کہ تیرا دل چرا کے کیا لیتے

کہ جتنا چاہتے اتنا تجھے ستا لیتے

نہ اپنے کام کا دل ہے نہ یہ کسی کے کام کا

وہ ایسی چیز ہی کیا تھی جو ہم چھپا لیتے

پیا دل لے کے میرا سنگ گیو رے

چمن میں باد صبا مست پھرتی ہے

چٹاک چٹک سے ہر ایک شاخ نکلتی ہے

مے جو شیشے سے محفل میں اُترتی ہے
تو مُنہ سے ستوں کے آواز یہ نکلتی ہے
آکے گلشن مین موراگل کتر گیو رے - ترچھی

جس دن سے کہ ہم آئے یہان ملک عدم سے
دم بھر ہمین فرصت نہ ملی رنج والم سے
دُنیا مین خوشی کا نہ کبھی جام ملے گا
جب قبر مین جائین گے تب آرام ملیگا

نثر

اوہ شہزادی میری رقیب آتی ہے - مضائقہ نہین جو حالت میری ہے وہی اس کی ہے جیسی مین دُکھی ہون ویسی ہی وہ بھی دکھی ہے،

ڈلیہ - او آسمان کے فرشتو! مجھے توفیق دو کہ مین اپنے وفا مارکس کی جان بچاؤن - او شکستہ دل یہان سے اُٹھ نہ جاؤن،

گانا

ساجن پر ہے کیسی ہکی بپت آئی سوتن جھنجلائی
کا ہے کون جتن کر دن رے رہائی - ساجن پر
من کی کہو کا سے کٹھن بپت بتیان
آس پوری موری کردو رے شرن ہے جگدھر بر مانگن آئی

راحیل - حضور کیا آپ اس تنجم جلی کی دبی آگ کو بھڑکانے آئے ہین - کیا اس بجھتے چراغ کو اور جلانے آئے ہین،

(ڈلیہ کا آنا)

ڈلیہ۔ اے حور شمائل راحیل

راحیل :۔ کون ہے عدو دیں شمس و قمر آپ کہ ہم

کون ہے یار کی منظور نظر آپ کہ ہم

ڈلیہ :۔ بخت لایا ہے مجھے نارسائی کرنے

میں ترے قدموں میں آئی ہوں گدائی کرنے

راحیل :۔ جو میرا مال تھا سو تم نے چرا رکھا ہے

اب یہاں کیا ہے میرے ہاتھ میں کیا رکھا ہے

ڈلیہ۔ تمہارے ہاتھ میں اس نادان یار کی جان ہے۔

راحیل۔ وہ جان ہماری جان کے ساتھ جانے کی شایان ہے ہے

بُرے کا حال دُنیا میں بُرا ہی ہو تو اچھا ہو

مجھے رُسوا کیا جس نے الٰہی وہ بھی رُسوا ہو

ڈلیہ :۔ جس دن میدان قیامت میں نفسی پکاری جائے گی وہاں کس کی جان تمہارے کام آئے گی، راحیل یہاں کی عدالت جابر ہے شہزادے کی جان ناحق جائے گی :۔

آئین عدالت کا یہاں صاف نہیں ہے

آئینہ ہے مگر اس میں انصاف نہیں ہے

راحیل :۔ یہی آئین انصاف ہوگا، اسی سے میرا آئینہ دل صاف ہوگا۔

ڈلیہ :۔ نہیں یوں نہ کہو گو اس نے مجھے ٹھگا ہے مگر اس دغا باز کو خدا پر چھوڑ دینا اچھا ہے، :۔

آپ مر جائے بشر پر غیر کی جان بخش دے
آرزو بخشش کی رکھتا ہو تو انسان بخش دے

راحیل — چھوڑ دوں اُس کو کہ تم جین کرو اُس کے ساتھ
چھوڑ دوں اُس کو کہ تم بو نوش ہو اُس کے ساتھ

ڈلیسیہ — مَیں کبھی نہیں دل اہل دغا کو دوں گی
اور جو دل دوں گی تو مَیں اپنے خدا کو دوں گی

راحیل — اُس کو مَیں آپ کی خاطر نہ کبھی چھوڑوں گی
اپنا دم توڑوں گی اور اُس کا بھی دم توڑوں گی
چاہیے کہنے کہ مجھ سے مرنے موت کے لے
کہہ دو اب آ کے میرے ساتھ مرنے موت کے لے

ڈلیسیہ — نہیں عزیز راحیل۔ نیکی کا نتیجہ سلے کار نہیں، چلو آؤ عدالت میں کہہ دو کہ شہزادہ قصور وار نہیں،

راحیل — قصور وار نہیں جس نے مجھ کو گود کنارے لگا دیا، وہ قصور وار نہیں، سے

مَیں نہ گوارا اُس کی جدائی جیتے جی منظور کروں گی
ساتھ جیوں گی ساتھ مروں گی پیار کیا ہے پیار کروں گی

ڈلیسیہ — بے خبر پیار کا جینا تجھے معلوم نہیں
سچے عاشق کا قرینہ تجھے معلوم نہیں
پیار میں یار کی راحت میں توقف نہ کرے
سر بھی کٹ جائے رہِ یار میں تو اُف نہ کرے

راحیل ۔ اپنے کیئے کی آپ سزا کیوں نہ پائے شمع
خود کیوں نہ جلے گر نہ کسی کو جلائے شمع

ڈلیسیہ ۔ تم اپنے جوش و غضب میں صرف رشک و رقابت کی صداؤں پر زور لگا رہی ہو، سچی محبت کے دل ربا فرائض کو بھولی جا رہی ہو، مگر مجھے تم دیکھو کہ میں اس کی جنم کی ساتھ اس کی ہونے والی حق دار بیوی اس سے دست بردار ہو کر بھی اس کی سلامتی کے لئے اپنی شان سے خلاف ذلتیں اٹھا رہی ہوں، تمہارے پاؤں پر سر جھکا رہی ہوں، دو مجھے اس کی جان کی خیرات دو، اس کے بدلے میری جان لے لو،

راحیل ۔ آہ قدرت کا انتقام ہے، یہ غیرت کا مقام ہے کہ مغرور کسی کا سر ذلیل سمجھ کر جھکاتے ہیں، وہی مجبور ہو کر ایک دن اس کے پیروں پہ سر جھکاتے ہیں، اچھا اس کی جان بخشی کا انعام،

ڈلیسیہ ۔ منہ مانگا معاوضہ لو، جو چاہو سو لو۔ شہزادے کی جان بچا لو،

راحیل ۔ نہیں یہ ٹوٹا ہوا دل اور بھی چور چور کردوں گی، اگر تمہارا منگنی بھی منظور کر دوں گی،

ڈلیسیہ ۔ میں منظور کراؤں گی، تمہیں پاؤں پڑ کر مناؤں گی، اگر سچی اشراف عورت ہو تو مردمی دکھاؤ، جلن سے جہنمی دیوتا بن کر نیک عورت کا نام نہ ہنساؤ،

راحیل ۔ نہیں نہیں عورتوں کا نام نہیں ہنساؤں گی، مردوں کو یہ کہنے کا موقعہ نہیں دوں گی، کہ ایک بے دمن شہزادی نے سر جھکایا، اور ایک مغرور بیوہ نے رحم نہ کھایا، اٹھو شہزادی اٹھو! گو میں اس میں

اپنی واجبی داد نہ پاؤں گی، مگر تمہاری یہ گریہ وزاری سے جفا پر بھی وفا دکھاؤں گی، سرکار جاؤ خوف نہ کھاؤ، جب یہ میرا جسم پاک خاک میں مل جائے، اور لے وفا دُنیا ہماری قوم کو خود غرض بنلے اس وقت تم پکار کے کہدینا، کہ شکستہ دل راحیل اگرچہ ایک یہودن تھی، مگر ایک سچی وفادار پیار کی سدا بہار گلشن تھی،

ڈلیہ :- آفرین او سچے پیار کی پُتلی آفرین، اگرچہ موت کا دروازہ اس وقت تمہارے سامنے کھلا ہے مگر جنت کا دار وغہ تمہاری پیشوائی کو کھڑا ہے،

راحیل :- میں چلوں گی اور اس نے وفا کا آخری دیدار دیکھ کر مروں گی، راحیل مر تی جائے گی، مگر جو کہا وہ کر دکھائے گی، بچاؤں گی، ضرور بچاؤں گی،

گانا

غریبوں کا بھی کوئی آسرا ہوتا تو کیا ہوتا
بُت کافر ہمارا بھی خدا ہوتا تو کیا ہوتا
کوئی لذت نہیں ہے پھر بھی دنیا پیار کرتی ہے
خداوندا محبت میں مزہ ہوتا تو کیا ہوتا
جب اتنی نے وفائی پر اسے دل پیار کرتا ہے
جو یارب وہ ستم گر باوفا ہوتا تو کیا ہوتا
سُنا ہے حشر وہ ذکر وفا ئے غیر کرتے تھے
جو میں بھی بیچ میں کچھ بول اُٹھا ہوتا تو کیا ہوتا

دوسرا باب کومک چھٹا پردہ

مِس روز- کیون جی تم نے اپنے دوست کو میرا پیغام پہنچایا،
گھسیٹا- نہین پہنچایا اور مین پہنچانا بھی نہین چاہتا،
مِس روز- کیون کیون،
گھسیٹا- اس لئے کہ مسٹر گھسیٹا بہادر خان ہرگز ایسا بے وقوف آدمی نہین ہے جو تم جیسی نقلی بیوہ کے دہوکے مین آجائے،
مس روز- ہین یہ کیا جناب ؟
گھسیٹا- جناب وناب کچھ نہین، بس جس طرح آدمی کے بدلے کوئی ہاتھی کا بچہ اُلّو کا پٹھا نہین ہوتا، اُسیطرح تم بھی وہ اصلی مس روز نہین ہو،
مس روز- ارے یہ تو کوئی بڑا پاگل ہے، مگر مین مس روز نہین ہون اس سے تمہارا مطلب،
گھسیٹا- مطلب کی بچّی، ہم آپ کو جانتے ہین، ابھی ابھی آپ کے خاوند سے ملنے کی عزت حاصل ہوئی ہے،
مِس روز- میرا خاوند؟
گھسیٹا- اور نہیں تو کیا آپکے باپ کا، وہ وہ وہی صاحب جو نہایت ہی غریب گائے کی طرح کیا نام وہی لکڑ توڑ کفن پھاڑ،
مِس روز- ارے توبہ مجھ کو جلائے پھاڑے، کیا مسٹر ووڈ مسٹر ووڈ،

گھسیٹا - ہان سمجھی،

مِس روز - اگر وہ تو دوسری میم صاحب کے خاوند ہین بیوقوف،

گھسیٹا - مین تو وہ تمہارے خاوند نہین ؟

مِس روز - ہرگز نہین،

(سیتما کا آنا)

سیتما - ارے یہ کون پاجی، یہ تو پھر جی کیا، اور کسی خوبصورت کو ٹھا
مٹھا رکر باتین کر رہا ہے، بس مین بھی یہان چھپ کر موقعہ ڈھونڈ
ہون -

گھسیٹا - ہان تو جناب ذرا خلاصہ کیجئے، دیکھتے ہین اس گرد
گھٹاتے ہین بہت ہی گھبرایا گیا ہون،

مِس روز - جھٹ - کس قدر دیوانگی ہے، ارے بے وقوف وہ مسٹر
وڈ میری بہن الیس کے خاوند ہین، جو جھوٹ موٹ کی بیوہ بنکر اصل
مِس روز کے نام سے اسی سیتما تیرے دوست کے ساتھ ناچی تھی،

سیتما - اررر یہ کیا کہا،

گھسیٹا - کیا کہا جھوٹ موٹ نقلی مس روز ناچی تھی،

مِس روز - ہان ہان وہ ایک مسخری ہی تھی مسخری،

گھسیٹا - مسخری، یعنی چھوٹی سی دل لگی، بالکل ننھی سی،

مِس روز - ہان نہین اسی روز مس الیس میرے نام سے سیتما کے ساتھ
ناچی تھی،

سیتما - ارے یہ کیا - ناک کٹیا ہو گئی،

گھسیٹا - اچھا اچھا احمق سیتما کو اسدن خوب بنایا،

مسیتا - ہین احمق تیرا باپ ہوگا،

مس روز - اور نقلی مس روز کے ساتھ جھوٹ موٹ ناچ ہی نچایا،

مسیتا - او خدایا یہ پروگرام سُنایا،

گھسیٹا - ٹھیک ٹھیک اب میری سمجھ مین آیا، جب تو تم ہی سچی مس روز ہونا،

مس روز - ہان ہان مین ہی،

مسیتا - ہائے ہائے جب تو میری ساری محنت برباد ہوئی، کمبخت وہ اصل بیوہ تو یہ نکلی،

گھسیٹا :- واہ جب تو پو بارہ ہین - پانچون گھی مین سر کڑاہی مین اچھا تو بیگم بس اب کوئی دھوکے کی بات نہ کرنا، جب وہ تمہین ہو، تین تین ہزار روپئے ماہوار والی،

مس روز :- ہان ہان وہ تین ہزار روپئے ماہوار والی بیوہ مین ہی ہون میرے بے غرض نوجوان،

مسیتا - ہین بے غرض نوجوان یا مجسم شیطان،

گھسیٹا :- جب تو اے عورتون کی سرتاج، مالداروں کی سرتاج مین نے اپنی عمر مین صرف تم ہی کو اپنا دل دیا ہے، یہ بندہ جان و دل سے آپ پر قربان ہو گیا ہے، او بائی توبہ توبہ اپنی دولت کے واسطے مجھ سے شادی کر لو،

گانا

مس روز - موئے کوبے کی خوبے ساری، کہین دکھلادو، کہین بجوادو ہورا بجو کا بھکاری ہے تجھ پر قربان،

گھسیٹا :- جوبن رسیلے نہ باتین بنا تیری فرقت مین دلبر نہ یاد ن نزار،

مس روز۔ واہ واہ واہ
گھسیٹا۔ میری قسم جاؤ جی جاؤ،
مس روز۔ نہ منہ کو دکھاؤ،
گھسیٹا۔ اے جنیان نہ مجھکو کردئے قرار موئے کوے کی

نثر

مس روز۔ ائے کیا ہوا سودائی،
گھسیٹا۔ گھبراؤ نہین۔ تمہارے لئے میرے پاس ایک سفارش نامہ ہے، پر کہین وہ ڈاک سے آیا ہوا خط اور سفارشی نوشتہ دونوں ایک جگہ نہ ہو گئے ہون، لیجئے اور اس کو پڑھیئے، کہ مین کیسا خاندانی آدمی ہون،
مسیتا۔ نہ سننا سننا اس کو سرکار،
مس روز۔ ہین یہ کون دوسرا مکّار،
مسیتا۔ بیگم بیگم یہ تو ہے گھسیٹا حجام، اور مین ہون آپ کا پُرانا مسٹر سیتا نام ابھی میری طرف مخاطب ہوا ہے دنیا کے حسینون مین سب سے اچھی مالدار بیوہ لیجیے میرا سفارش نامہ،
گھسیٹا۔ جھوٹا ہے جھوٹا ہے، اجی آپ اس نوشتہ پر اپنی خوبصورت نظر مین دوڑائیں،
مسیتا۔ ائے ہٹ تو اُلو، مین نہین چلنے دون گا،
گھسیٹا۔ ائے گدھے نے پنیدی کے کدو۔ مین کب چلنے دونگا،
مسیتا۔ ائے اُلو سب سے پہلے تو مین عاشق ہوا ہون، یہہ دیکھیئے جناب بالشانہ
گھسیٹا۔ ائے گدھے ہی اور اصلی بیوہ کا پتہ تو مین نے لگایا ہے،

حضور لیجئے یہ لفافہ!

سیتا - اجی اُدھر نہ جایئے ادھر آیئے،

گھسیٹا - اجی صاحب ادھر آیئے،

سیتا - مگر ادھر تو سنئیے،

گھسیٹا - ہائے ہائے ذرا ادھر تو دیکھیے

مِس روز - ارے ہائے ہائے یہ کیا مصیبت

سیتا - ارے دھکا کیوں دیتا ہے او منحوس

گھسیٹا - ابے اوپر کیوں گرا پڑتا ہے کنجوس

سیتا - ڈوُن جھانپڑ

گھسیٹا - دون لپڑ

مسٹر وُڈ - اویو بلاڈی راسکل تم پھر آیا، یو فارسی کتا تم پھر غل مچایا، یو کالا بلے ہم تم کو جوتی کے موافق نیچے گرائے گا، اور گردن سے پکڑ کر باہر نکال دے گا،

مِس روز - او خدا او خدا یہ حرف،

گھسیٹا - دیکھا آخر اے نہ میری طرف

سیتا - اجی یہ ہٹا دیجئے، اِس کو پڑہیے ایک طرف،

مِس روز - دونوں وحشی دونوں دیوانے، خدا کے کارخانے کون جانے، ارے دیوانو اِس خط نے تمہاری اور میری ٹکلیفون کا خاتمہ کردیا،

گھسیٹا - پھر کام ٹھیک ہوگیا،

مِس روز - بہن ایلس اور مسٹر وڈ آپ بھی اس خط کو بغور سنئیے اور لکھیے

والے کی تعریف کریں،

گھسیٹا - کریں اور ضرور کریں،

مس روز - میری پیاری روز میرے خاوند کے اچانک مر جانے سے جو ہمیں اپنی شادی کے چھپانے کی ضرورت ہوئی تھی اب وہ خدشہ نکل گیا کیونکہ بندہ ہی کل جائداد کا مالک بن گیا، اب تم اس خط کو دیکھتے ہی فوراً کیپ ٹاؤن چلی آؤ، میں ہوں تمہارے انتظار میں ہاف ڈیڈ (تمہارا خاوند جان الفریڈ)

ایلس - ہیں ہیں تمہارا خاوند

گھسیٹا - ہیں اس کا خاوند ہائے ہائے سفارت نامے کے بدلے میں نے کونسا کاغذ دے دیا، ارررر ٹکر ٹکر نمبر آگئے،

سب - ہرے ہرے

سیتا - ارررر یہ بات تو بہت بری رہی یہ بیوہ تو آپ کی نہ رہی تو کون سو کو چولہے میں جھونکو

گھسیٹا - ارے بڑی بے بڑی میری تو ساری بنی بنائی عبارت ڈھہ گئی، ہائے نہ ڈاک منشی، نہ بیوہ کے سکرٹری، کم بخت وہی موچی کے موچی،

سیتا - ہائے کس مصیبت سے بیوہ کا پتہ لگایا،

گھسیٹا - پھر اس کو بھی خاوند والی بیوی پایا،

سیتا - مگر سنو تو جی یہ کیا دھوکا دہی کتنی بے ایمانی، اس عورت پر میرے خیال میں مقدمہ چلانا چاہیے،

گھسیٹا - ضرور چلانا چاہیے بلکہ لندن تک جانا چاہیے، کمبخت پہلے

تو بیوہ بن کر اچھے اچھے کھلے مانسوں کو شیدائی بنانا اور جب روپیہ دینے کا وقت آنا تو پھر جھٹ پٹ خاوند والی بن جانا، ڈیم یو ٹرائزم

سیتا - چلو بھائی اب ٹھنڈے ٹھنڈے گھر چلیں، نہ تو کمپ لگا نہ جال، نہ ادہر کے رہے نہ اُدہر کے رہے،

گھسیٹا :- ہائے ہائے نہ وہ تھالی ملی نہ وہ تھال ملا، نہ ادہر کے رہے نہ ادہر کے رہے،

سیتا - نہ وہ حسن ملا نہ جمال ملا - نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے،

گھسیٹا - نہ وہ بیوہ ملی نہ وہ مال ملا - نہ ادھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے ؛

دوسرا باب مذہبی عدالت ساتوان پردہ

بروٹس - تو ہوش مین ہے،

راحیل - ہان،

بروٹس - تجھ پر کوئی دباؤ تو نہین ڈالا گیا،

راحیل - نہین

بروٹس - تو بھلا تو نے پہلے بیان واپس لیتی ہے ؟

راحیل - ہان،

عذرا - راحیل راحیل - کیون محبت مین اندھی ہو گئی ہے،

راحیل - اسلیئے کہ اب ادب کچھ نہین آتا،

عذرا ۔ کیون اپنے ہاتھون سے اپنی قبر کھود رہی ہے،

راحیل ۔ اِس لیئے کہ قبر مین جاؤن گی، اور نئے دفاؤن کے ظلم سے نجات پاؤن گی،

عذرا ۔ عدالت اس کی باتون کا یقین نہ کرے، اِس پر ضرور کسی نے جادو کر دیا ہے،

بروٹس ۔ راحیل! مین روم کے قانون کے مطابق تم سے تیسری بار اور پوچھتا ہون کہ تو شہزادہ مارکس پر لگائے ہوئے تمام الزامات واپس لیتی ہے؟

راحیل ۔ ہان لفظ بلفظ

عذرا ۔ دل آیا جب تو رک سکتا نہین زنہار عورت کا
مزاج مرگ سے بھی مستقل ہے پیار عورت کا

مارکس ۔ یہ کیا معنی زبان بدلی سخن بدلے ادا بدلی
یہ کیونکر اس جفا دیدہ نے پھر طرزِ وفا بدلی
چھپاتی ہے گھٹا بن کر یہ میرے جرمِ عصیان کو
الٰہی آج اِس گلزار کی کیسی ہوا بدلی

بروٹس ۔ عذرا چونکہ تم بھی اِس دعوے کی تائید کرنے والے تھے، اِس لیئے اب تم کیا کہتے ہو؟

عذرا ۔ جس قدر افریقہ کے بیابان مین ریگ کے ذرّے ہین، اُن سے بھی زیادہ میرے پاس الفاظ تھے، مگر اس ناعاقبت اندیش کی وجہ سے اب کچھ نہین کہنا چاہتا، اور عدالت کے فیصلے کے سامنے اپنا سر جھکاتا ہون،

بروٹس - تو اب میرا اتنا فرض رہگیا ہے کہ اپنا آخری حکم سُنا دوں، شہزادہ مارکس عزت و آبرو کے ساتھ آپ کی رہائی کی جاتی ہے، راحیل اور عذرا انہیں ایک رومن شہزادے پر بلا ثبوت جھوٹا الزام لگانے کے جُرم میں زندہ آگ میں جلائے جانے کی سزا دیجاتی ہے،

راحیل - میرے باپ کو سزا، میرے باپ کو میرے جرم سے کیا سروکار ہے،

بروٹس - اس لئے کہ یہ تمہارا معاون اور مددگار ہے،

راحیل - نہیں نہیں یہ ناانصافی ہے، ظلم ہے، مجھے مار دو، برباد کر دو، مگر میرے بوڑھے باپ کو آزاد کر دو،

بروٹس - اب کچھ نہیں ہوسکتا، اجلاس برخواست،

مارکس - بزرگ باپ، اِس وفادار لڑکی نے چونکہ میرے ساتھ نہایت شریفانہ سلوک کیا ہے، اِس لئے اگر آپ اپنے ولی عہد اور ہونے والے شہریار کو ہمیشہ کے لئے حلقہ بگوش بنانا چاہتے ہیں، تو اس کی رہائی کی تدبیر فرمایئے،

بروٹس - شہزادے! میرے دل میں خود نامعلوم جذبات کا تلاطم ہے میں خود اس لڑکی پر رحم کرنا چاہتا ہوں، مگر افسوس کہ قانون کا شکنجہ اسے نہیں چھوڑ سکتا،

مارکس - کچھ بھی تدبیر فرمایئے مگر اس کی جان بچایئے،

بروٹس - اچھا آپ جایئے، مجھ سے جو ممکن ہوگا وہ کروں گا، راحیل اگر تمہارا باپ تمہارے بچانے کے لئے تم سے کوئی درخواست کرے تو تم منظور کرو گی؟

راحیل - دل و جان سے،

بروٹش ۔ عذرا تم اپنی لڑکی کو موت کے پنجے سے بچانا چاہتے ہو؟
راحیل ۔ دل و ایمان سے ،
بروٹش ۔ تو اسے اجازت دو کہ یہ اپنا مذہب چھوڑ کر ہمارے مذہب مین شامل ہووے ، اور اس کے ساتھ تم بھی ہمارے مذہب مین داخل ہو
عذرا ۔ کیا دو روزہ زندگی کے لئے تبدیل مذہب کر دوین ۔ نہین زنہار نہین ۔ مرنا منظور ہے ۔ مگر یہ دل نگار عذرا تبدیل مذہب آبائی سے مجبور رہے ، ے

کب نبھاتی ہے یہ دُنیا کسی انسان کے ساتھ
قسمت اس شخص کی اُٹھ جائے جو ایمان کے ساتھ

بروٹش ۔ تو کیا میرا کہنا منظور نہین ،
عذرا ۔ ہرگز نہین ۔ اپنی بچی کے بچانے کو اور سب کچھ کرنے کو تیار ہون مگر اپنا پیارا مذہب چھوڑنے سے ناچار ہون ،
بروٹش ۔ بدبخت یہودی میری صلاح تمہاری بقائے حیات اور روح کی نجات کے لیئے ،
عذرا ۔ آدمی کی نجات کا سچا رہنما اس کا دینی طریقہ اور آبائی عقیدہ ہے ے

ہر طرف سے راستہ ہے خانۂ اللہ کا
دیر کعبہ یا کلیسا پھیر ہے اک راہ کا

بروٹش ۔ ے اپنی گر جان ہے تو سب کچھ ہے
عذرا ۔ ے اپنا ایمان ہے تو سب کچھ ہے
بروٹش ۔ اپنا مکان ہے تو سب کچھ ہے

عذرا۔ اپنا یزدان ہے تو سب کچھ ہے

بروٹس۔ عذرا عذرا یہ میری مہربانی ہے، کہ مین اس وقت تمہاری جان بچانے کو تیار ہون، ورنہ تو جانتا ہے، کہ مین یہودیون تک کی صورت تک سے بیزار ہون،

عذرا۔ ہان اور یہ اُسی بیزاری کا اور نفرت کا نتیجہ ہے کہ قدرت نے تمہارا غرور توڑ دیا ہے، تمہارا گھر بار بیوی بچے "سب کچھ تم سے چھین کر تمہین اس دُنیا مین تنہا جلنے اور کڑھنے کے لئے چھوڑ دیا ہے،

بروٹس۔ میری پچھلی زندگی کے واقعات تو کیسے جانتا ہے،

عذرا۔ نے دردو دشمن۔ عذرا آج سے نہین تجھے سولہ برس سے پہچانتا ہے، تمہین ہو جس نے ہزارون یہودیون کو قید اور ہزارون کو قتل کرایا، تمہین ہو جس نے لاکھون بچون کو یتیم اور لاکھون عورتون کو بیوہ بنایا، ع

خدایا یہ ہے ظلم آشکارا تمہارا
ہمین یاد ہے زور سارا تمہارا
کھلے گی حقیقت ہماری تمہاری
جب انصاف ہوگا ہمارا تمہارا

بروٹس۔ مین نے تیری قوم کے ساتھ جو سلوک کیا وہ اس کی مستحق تھی۔ مگر اب میری مہربانی دیکھ کہ تجھے سراسر مجرم پاتا ہون، اور پھر بھی تیری جان بچاتا ہون،

عذرا۔ مجھے اب جان کی کچھ پروا نہین ہے، البتہ یہ آرزو ہے کہ مرنے سے پہلے ایک پُرفن قاتل دشمن کا سارا کس بل نکال دون

اور اس کے پتھر جیسے کلیجے میں چٹکیاں لے لے کے چھالے ڈال دوں

میں ہنستا اور تو کلیجہ تھام کر روتا ہوا تو ہو
میری آنکھوں میں نفرت اور تری آنکھوں میں آنسو ہو

بروٹس۔ میں تجھے بہت سخت نے دقوف پاتا ہوں،

عذرا۔ میں تجھے آج سے سولہ برس پیشتر کا واقعہ یاد دلاتا ہوں، جب شاہ سیزر کے حکم سے تمام روما میں ہر طرف آگ بھڑکی تھی، اس وقت تیرے گھر میں ایک خوبصورت بیوی اور بیوی کی گود میں ایک چھ مہینے کی خوبصورت لڑکی تھی،

بروٹس۔ اس بات کے یاد دلانے سے تیری کیا مراد ہے؟

عذرا۔ میں پوچھتا ہوں کہ ان دونوں کے آگ میں جلنے کا واقعہ تو بہت یاد ہے،

بروٹس۔ ہاں میں اُس منحوس دن کو جب موت نے میری بیوی اور بچی کو مجھ سے چھین لیا، کبھی نہیں بھول سکتا ہے

الٰہی تک غم سے کڑھتا ہے ابھی تک یاد کرتا ہے
میرا ڈوٹا ہوا دل آج تک فریاد کرتا ہے

عذرا۔ تمہاری بیوی ضرور اس آگ میں جلکر مر گئی، مگر بچی

بروٹس۔ کیا وہ زندہ رہی؟

عذرا۔ ہاں،

بروٹس۔ اور اب زندہ ہے؟

عذرا۔ ہاں

بروٹس۔ اُسے کس نے بچایا؟

عذرا - خدا کی قدرت نے
بروٹس - کس نے آگ سے نکالا؟
عذرا - ایک رحمدل یہودی کے ہاتھ نے
بروٹس - وہ کون ہے؟
عذرا - نہیں بتا سکتا
بروٹس - اس کا نام؟
عذرا - نہیں بتا سکتا
بروٹس - اس کا ٹھکانا
عذرا - نہیں بتا سکتا،
بروٹس - اس سے ملنے کا طریقہ
عذرا - نہیں بتا سکتا -
بروٹس - نہیں عذرا تمہیں بتانا ہوگا،
عذرا - ہرگز نہیں یہ میرا راز ہے، جو میری زندگی کا دمساز ہے،
بروٹس - نہیں عذرا مجھ پر رحم کرو،
عذرا - رحم رحم آج پہلا روز ہے کہ رحم کا لفظ تمہاری زبان پر آیا ہے، اب تمہیں معلوم ہوا ہوگا کہ رحم کی ضرورت مظلوم یہودیوں ہی کو نہیں ظالم رومیوں کو بھی ہوا کرتی ہے، ایک کنگال مفلس یہودی کے پاس رحم کہاں سے آیا، جاؤ اپنے قانون سے مانگو اپنے دیوتاؤں سے طلب کرو، اپنی قوم کے آگے گڑگڑاؤ

کیا کیا ہے عمر میں جو رحم کی سوغات آئے
بیج ہی بویا نہیں تو پھل کہاں سے ہاتھ آئے

بروٹش، بتادے عذرا بتادے، مین اپنے پچھلے قصورون کی تم سے معافی چاہتا ہون، یہ سرجو مذہبی پیشوا کا تاج پہننے کے بعد اس ملک کے بادشاہ کے سامنے ہی نہین جھکا، وہ تیرے قدمون مین جھکتا ہون،

عذرا- کیون کیسا جھٹکا لگا، جب اپنے سر مصیبت آئی تو کتنی جلدی گردن جھکائی، جب تم نے ترس کھانے سے انکار کیا تھا، اب مین بھی رحم کرنے سے انکار کرتا ہون، ے

یہ وہ نشتر ہے جب آیا تیرا دل چھید جائیگا

بروٹش- تو انکار

عذرا- ہزار بار

بروٹش- نہین بتائے گا،

عذرا- نہین

بروٹش- نہین جواب دیگا

عذرا- نہین

بروٹش- رحم نہین کرے گا،

عذرا- نہین نہین نہین

بروٹش- اچھا نہین تو نہ سہی، اب مین زبردستی تیرے سینے سے یہ راز اگلواؤن گا، تیری ایک ایک بوٹی کا قیمہ بنا کر کتون کو کھلاؤن گا، جاؤ لے جاؤ ے

جلا دو پھونک دو جھگڑا ہی پاک کر ڈالو
سنجر کے ساتھ تم کو ہی خاک کر ڈالو

رکھوا سے بھی وہیں جس جگہ پہ آپ رہے
اب اس زمین پہ بیٹی رہے نہ باپ رہے

راحیل - معزز سردار
بروٹس - مُردار
عذرا - خبردار

(ٹیبلو)

ڈراپ

تیسرا باب — جیل خانہ — پہلا پردہ

گانا راحیل

رمن کے گھر چھائی بدریا برست ہے گھنگھور
پانی پپیہا پیہو نہیں آئے مور مچائے شور ہاں - من کی کلی کھلے آؤ
سنو یا سونی بجیا رین - مور کوئلیا کالی بولے .ول بھولے بھولے
پیا بن رس گھولے ہاں

راحیل - نہ گل پایا نہ باغ دہر میں کوئی ثمر پایا
گلستان جسکو کہتے تھے اُسے کانٹوں کا گھر پایا

کہین اب جلد فانی ہو میرا پیمانۂ ہستی
کہ مین نے عالم امکان کے میخانہ سے بھر پایا

مارکس۔ پیاری راحیل تم کہان ہو؟

راحیل۔ آہا! یہ تو اسی فتنہ پرداز کی آواز ہے ؎

زہے تقدیر جذب دل لے کی تاثیر دشمن پر
پس مردن وہ آیا فاتحہ کو میرے مدفن پر

مارکس۔ آہ! راحیل مین اپنے برتاؤ سے سخت شرمسار ہون اور جو سزا دو اُسے قبول کرنے کو تیار ہون،

راحیل۔ پیارے منشیہ ؎

کیون آئے بزم عیش سے بزم عزا مین تم
کیون آئے میرے واسطے پڑنے بلا مین تم
نہ دیکھا جائیگا صدمہ تمہارے دل سے عاشق کا
میری جان دم نکلتا ہے تری شکل سے عاشق کا

مارکس ؎ اِس وقت تجھ سے آنکھ چُراؤن تو حیف ہے
اب بھی نہ تجھکو پوچھنے آؤن تو حیف ہے

راحیل ؎ شہزادی سے اب عقد مرتجان کرو تم
بے خوف و خطر عیش سے گذران کرو تم

مارکس ؎ اب پیار کسی سے میرا زنہار نہ ہوگا
جب تو ہی نہ ہوگی تو میرا پیار نہ ہوگا

راحیل ؎ تم میرے غم مین نہ دل اپنا دکھانا پیارے
میرے خون بہنے پہ آنسو نہ بہانا پیارے

تم کو تکلیف جو اے میرے دل آرا ہوگی
کنجِ مرقد میں میری رُوح کو ایذا ہوگی

مارکس۔ پیاری راحیل! کیا تمہارا باپ تمہارے لئے اپنا مذہب نہیں چھوڑ سکتا؟

راحیل ؎ نہیں وہ زادحق و وفا سے نہ پھرے گا
پھر جائے گا دنیا سے خدا سے نہ پھر یگا

مارکس ؎ مجھ کو کچھ ایسے وقت مین فرمان تو کرو
اظہار اپنے دل کا تم ارمان تو کرو

راحیل۔ ارمان یہ ہے کہ یہ میرے باپ کا دیا ہوا خریطہ اپنے پاس رکھنا، ہم دونوں باپ بیٹی کے بعد اس خریطہ کو کھولنا، اگر کوئی حکم قابل تعمیل پانا تو اسے میری رُوح رواں کی خاطر بجالانا،

مارکس۔ منظور جو کچھ خطا ہوئی ہے کرنا اُسے عطا تم
راحیل، پیارے معاف کرنا میرا کہا سُنا تم

؎

میری قسمت نے مجھے پیک قضا کو سونپا
جا میری جان تجھے مین نے خدا کو سونپا

سین ختم ہوا

سنسنی کتابیں ملنے کا پتہ:۔ بھائی تاراچند چھبڑ تاجر کتب لاہور

تیسرا باب — دوسرا پردہ

(آنا گھسیٹا کا بہ تبدیل لباس)

گھسیٹا۔ تسلیم تسلیم کرتا ہوں، آداب بھیجتا ہوں، یعنی وہ بیہودہ سب عزت بود، اب ہم نے ایک اور ڈگری بڑھائی ہے، یعنی اس لائن کو چھوڑ کر ملک بندوں کی جون میں پناہ لی ہے،

(آنا سیتا کا)

سیتا۔ ہیں یہ کون ؟

گھسیٹا۔ کمبخت پھر آن مرا۔ سر اوپر دھو آن۔ مگر تم کون بتیا،

سیتا۔ ہیں کہیں یہ وہی تو نہیں کما لیا۔ ابے ہم شاعر ہیں شاعر

گھسیٹا۔ اچھا تم شاعر بن گئے تو ہم ماعر ہیں ماعر

سیتا۔ ہیں اتلے ماعر ہیں کیا؟

گھسیٹا۔ اتلے شاعر ہیں کیا ؟

سیتا۔ احمق کہیں کا۔ اتلے بیوقوف شاعر وہ جو شعر کہے،

گھسیٹا۔ گدھا کہیں کا، ابے اُلو ماہر وہ جو معر کہے،

سیتا۔ بھلا معر کیا ؟

گھسیٹا۔ اور شعر کیا ؟

سیتا۔ دیکھ بھائی شعر ایسا ہوتا ہے

رفتار تو شرمندہ کند کبک دری را

گھسیٹا۔ کیا کہا۔ کیا کہا ؟

سینتا - رفتار تو شرمندہ کند کبک دری را۔

گھسیٹا - تو مغار، تو مرمندہ کند مبک مری رئے۔

سینتا - (ہنسکر) ہین ہین ابے مبک کیا - مبک؟

گھسیٹا - اور کبک کیا کیک؟

سیتا - ارے بھائی کبک ایک جانور ہوتا ہے جو کوہستان مین رہتا ہے سنگریزے کھاتا ہے،

گھسیٹا - ابے میان مبک ایک مانوز ہوتا ہے جو موہستان مین رہتا ہے اور ممریزے کھاتا ہے،

سیتا - بھئی واہ جواب جاہلان باشد خموشی

گھسیٹا - مواب ماہلان ماشد مموشی

سیتا - افسوس یہی لوگ ہین جو اس فن شریف کو بدنام کرتے ہین ع

جاہلان دانند آسان از خری
شاعری جزویست از پیغمبری

گھسیٹا ع مجھ سے کہتی تھی اک ٹہنی ہری
مین بھی پھولون سے بھردنگی ٹوکری

سیتا ع کس طرح رہے شیر کے منہ پہ رونق
جب کہ اس کی گم دو دو مین رہین دو احمق

گھسیٹا الجد کہ جماؤن کہ جمد جبد نبھاؤن حق
القنا لمعلم کہ لما تن لما قن لق

سیتا ع

کس کھیت کی مولی ہے یہ کیا بکتا ہے احمق
یہ کون سے الفاظ ہیں کس لفظ سے مشتق

گھسیٹا۔ بم پٹ جھپا چھم کہ چھپا چھم چھما تن چق
عاشق شماق شق کہ شفا شم شما شم سما تن شق

سیتا۔ اچھا ہے چھا دن کے چھا چق۔ اگر تجھے ہی بنا کے بھوت
تو نے مجھے سیتا کون ہے۔ اب میں جاتا ہوں اور اس بیوی کو
لیکر آتا ہوں،

(جانا سیتا کا)

گھسیٹا۔ کہاں پین کہاں اسے ہیں ہتے ہی پرسے دالفظ۔ حجت
قہہ قہہ کیسا جھوٹی شاعری نے بھی صفائی کا ناطقہ بند کیا ہے، سچ
ہے سچ

مال جہان کو لوٹتی ہے کی بھک
سچ ہے کہیں سول ازے جھوٹ کی چمک

آنا سیتا کی بیوی کا سیتا کی تلاش میں

عورت۔ بدبختی۔ مصیبت۔ تباہی،
گھسیٹا۔ ارے ارے یہ بوڑھی کہاں سے آئی ؟
عورت۔ کم بخت میرا خاوند سیتا مدت سے چھپتا ہے اور سنا ہے
کہ کسی مال دار بیوی کے فراق میں پھرتا ہے،
گھسیٹا۔ بھئی واہ کیا مونہہ ملا ہے اب ذرا میں چھپ جاؤں،
عورت۔ ہائے یہ بھی کیا زمانہ ہے کہ موئے نکھٹو پرائی عورتوں

پر پھرتے ہیں اور اپنے ننگ وناموس کی خبر نہیں رکھتے،
گھسیٹا - اجی بی صاحبہ سلام کہنے لگے کورنش کا انتظام، مجرے کی ٹیم ٹام،
عورت - ہین تو کون او غلام
گھسیٹا - ارے میں غلام - بہ این ریش فش - بہ این جبہ وعمامہ ایسا شریف ایسا لمبا چوڑا موا مشٹنڈا بیوی صاحب میں تو ایک پرانا گریز پا مرغ نیم بسمل ہون، تم مجھے دیکھکر کیون کڑکڑاتی ہو، ذرا پر جھاڑ کر میری بغل میں آؤ،
عورت - چل موئے بڈھے بکرے پرائی عورت کو بد نظر تکنا،
گھسیٹا - پرائی کس کی اجی یار کی عزت اپنی - یار کے نیچے بچے اپنے اور یار کی جورو اپنی جورو، بس اس میں مضائقہ ہی کیا ہے،
عورت - ارے واہ رے خبطی کہیں بھنگ تو نہیں پی گیا ہے، اچھا ستیا کو جانتا ہے،
گھسیٹا - اجی جاننا کیسا میرا اس کا تو مہینوں استنجا رہا ہے،
عورت - ہین ہین،
گھسیٹا - ہین ہین کیا - ابھی ابھی وہ ایک پرنیا کو بیاہ لیگیا ہے،
عورت - کیا کہا؟ کیا کہا؟
گھسیٹا - یہی کہ تم اس پیٹے جھک مارتی ہو،
عورت - ہے ہے اس کا ستیاناس،
گھسیٹا - اجی دیکھا ایسا ٹھگ جو تون سے مار مار کے بٹا اڑا دے،

عورت - چلو تو آؤ،

گھسیٹا - آؤ تو ہاتھ ملاؤ (لے کر چلنا چاہتا ہے اور سامنے سیتا کی بیوی کو نقاب پوش کے لاتا ہے)

سیتا - دیکھو یہ رہا وہ کھڑا - گرہن

گھسیٹا - ارے وہ تو وہ آگیا - مگر یہ برقعہ والا مضمون،

عورت - کیوں اے حجام یہ اپنی بہنا کا ساتھ ہی ساتھ نام جھام

گھسیٹا - ارے باپ رے وہ تو تھا ہی حرام زادہ مگر یہ کون اُلّو کی مادہ -

عورت - کیوں موئے نکھٹے یہ اتنے دن بعد آنا اور اپنی امّاں کو بھی ساتھ لانا،

سیتا - ارے ارے بیوی مری ایسی اچھی بیوی،

عورت - ہاں اب بیوی اور یہ کون ہے ہال زادی - (سیتا سے) پھر تو کیوں نہیں بولتا - لعنتی پھٹر پیٹے نوچ ترو اُن تیری داڑھی،

گھسیٹا - ارے یہ عورت کیسی ہے پگّی،

سیتا - یہی ہے ہی ہے حرام زادے پر اب اُتار بھی اپنا لبادہ (نقاب اُتارنا)

گھسیٹا - اور رر کون بیوی بچھیا

عورت - ہاں میاں ڈاک منشی - اب ذرا آنکھیں کھول ڈالو،

عورت - واب مچیکے سے تم بھی جوتیاں کھاؤ،

گھسیٹا - باپ رے پھر گھر کی بات

سیتا - اور ٹکر بھی ٹکر نمبر دو سو آٹھ،

(دونوں پر جوتیاں پڑتی ہیں اور مار کھاتے ہوئے جاتے ہیں)

گانا

عورتیں - کیا بھڑکے بیوقوفی میں دونوں ہوئے ہیں خوار
گھسیٹا - سونٹا کبھی گھونسا کبھی کھائی پیزار -
سیتا - لعنت ہو تیری شکل پر موذی ہزار بار
چمپا - حجام سے منشی بنا اور پھر ہوا چمار - بس بس اوناری،
سب - دُور دُور دُور دُور بدشعاری کی آڑ - واہ واہ

تیسرا باب   کڑاہی والا سین   تیسرا پردہ

عذرا - او ظالم رومنو! متواتر دو صدی تک ستانے ستانے اور برباد کرنے کے بعد بھی تمہارا حیوانی جوش اور مذہبی تعصب ابھی تک ٹھنڈا نہیں ہوا، او خدا!! او خدا!! آخر کب تک یہ خون چکاں نظارہ دیکھا جائے گا، کب تک تیرا قہر و غضب جو انتقام کی تلوار کے قبضے پر ہاتھ رکھے ہوئے ان کی گستاخی کو نفرت سے دیکھ رہا ہے، جوش میں نہ آئے گا،

میرے مولا کب تلک غصہ نہ اُن پر آئیگا!

ظالمون پر رحم آخر کب تلک فرمائے گا
کب تلک ہوتے رہین گے بیکسون پر ظلم و جور
کب تلک یہ منظر خونی تو دیکھے جائے گا

بروٹس۔ بدبخت بڈھے اپنا مذہب چھوڑکر ہمارے مذہب کے دائرے مین کیون نہین آتا، اپنے خدائے نادیدہ کو چھوڑکر کیون نہین ہمارے خداؤن کے سامنے سر جھکاتا ہے

درست پھر سے تیری سرنوشت ہوجائے
ابھی بدل کے یہ دوزخ بہشت ہوجائے

عذرا۔ ظالم رہین۔ زندگی فانی زندگی کا لالچ دکھاکر تو اس بوڑھے کو اپنے آبائی عقیدے اور الہی دین سے نہین بہکا سکتا، دنیا کی زندگی ایک خواب ہے اور خواب کے لئے مین اپنی آخرت کی مسرتون کو خاک مین نہین ملا سکتا ہے

موت کیا ہے زندگی کا لازمی انجام ہے
موت سے ڈرنا سراسر احمقون کا کام ہے
غم تو جب تھا کہ مین مرتا خیال خام پر
جان جس نے دی ہے دیدو لگا اسکے نام پر

بروٹس۔ اچھا دیکھا جائے گا، لے جاؤ ان کو اٹھا کر تیل کے کھولتے ہوئے کڑھاؤ مین ڈال دو،

عذرا۔ چند سٹ (رف چند منٹ ٹھیرو۔ راحیل آخروہ وقت آگیا جس کا مجھے انتظار تھا، جس کے لئے آج سو برس سے میرا دل بے قرار تھا، میرے دل کے جذبات مین تلاطم برپا ہے، بتا تو دنیا اور

ان دونوں میں سے کس چیز کو پسند کرتی ہے؟

راحیل۔ ابا جان! دکھ بیماری اور دیگر تکالیف میں بھری ہوئی دنیا کے لئے حقیقی مسرت اور جاودانی سرور سے آنکھیں بند کروں، لعل کو ٹھوکر مار کر پتھر کو پسند کروں ؎

اس زندگی کے واسطے نہ لب پر آہ ہو
ان صرف ہو تو اشہد ان لا الہ ہو

عذرا۔ شاباش اے میری نور العین شاباش ؎

یہ آگ تیرے واسطے باغ خلیل ہو
یہ موج نار تیرے لئے موج نیل ہو
جس وقت تیری جان تیرے تن سے جدا ہو
اس وقت تیرے ہونٹوں پہ بس نام خدا ہو

بروٹس۔ جب اس تبدیل مذہب سے انکار ہے، تو دیر بے کار ہے، جلا ڈالے جاؤ ؎

تڑپ تڑپ کے مرین اس طرح ہلاک کرو
جھلس دو آگ میں ان کو جلا کے خاک کرو

عذرا۔ بروٹس اس لڑکی پر صرف اس شاداب گلاب کی کلی پر رحم کر۔

بروٹس۔ کبھی نہیں بس بوڑھے اگر اس کی اور اپنی جان بچانا ہے تو بتا کہ روما کی خوفناک اور تباہ کن آگ سے میری بچی کو کس نے نکالا اور کس نے پالا؟

عذرا۔ اچھا بتاتا ہوں مگر ایک شرط ہے،

بروٹس۔ بول وہ کیا ہے ؟

عذرا۔ جب میں تمام راز ظاہر کردوں تو میرے ہاتھ کا اشارہ پاتے ہی اس لڑکی کو آگ کے شعلوں میں جھونک دیا جائے، اور میرے سینے میں بھی آبدار خنجر بھونک دیا جائے،

بروٹس۔ منظور ہے،

عذرا۔ اچھا تو سُنو روما کی آتشزدگی سے دو برس پہلے کا واقعہ ہے کہ تم نے محض سلام نہ کرنے کے جُرم میں میری بچّی کو اس کی ماں کی گود میں سے زبردستی چھین کر آگ کے تنور میں ڈال دیا تھا، مگر آہ ظالم خونخوار رومن اُس وقت جبکہ روما کے گلی کوچوں میں لرزہ کی آگ سے زلزلہ انگیز طلاطم برپا تھا میں تمہارے گھر کی چھت پر چڑھا اور تمہاری چھ مہینے کی شیرخوار بچّی کو جو اپنی مُردہ ماں کے سینے پر پڑی ہوئی دھوئیں کی گرمی سے بلک رہی تھی، اُٹھا لیا، اور اپنی اولاد بناکر راحیل کے نام سے پالا،

بروٹس۔ تم نے آہ عذرا میرے مہربان عذرا تم نے نکالا، اور تم نے پالا ؟

عذرا۔ ہاں میں نے مظلوم اور کنگال یہودی نے جس کی معصوم اور بے زبان بچی کو تو نے موت کے تنور میں جلایا، اسی نے تیری اولاد کو خوفناک شعلوں کی لپیٹ اور تباہ کن آگ کے منہ سے بچایا ہے۔

ستمگری سے چمن میرا پائمال کیا

بھائی تو نے میرے خون کو حلال کیا

سلوک میرا گریبان مین منہ ڈال اور دیکھ
کہ تیری بیٹی کو ہے سینچ کر نہال کیا

بروٹس - مگر وہ کہان ہے کون ہے،

عذرا - وہ ہے غور سے دیکھ،

بروٹس - کون یہ یہودن لڑکی راحیل -

عذرا - یہودن نہین - رومن ہے، یہ میری نہین تیری بچی ہے،

بروٹس - مگر اس کا ثبوت

عذرا - ثبوت چاہیے دیکھ کنٹھی اور مالا -

بروٹس - آہ یہی ہے - یہی ہے میری لخت جگر تو - پھر یہ لینا آ میرے دل کے سرور آ،

راحیل - میرا باپ

عذرا - خبردار وعدہ پورا کرو، چلو اس کو آگ مین جھونک دو، اور مجھ مبتلائے محسن کے سینے مین آبدار خنجر بھونک دو،

بروٹس - نہین میرے محسن عذرا اب یہ نہین ہو سکتا -

عذرا - کیون نہین ہو سکتا ؟

غیر کی آواز کا دل مین نہ تھا کچھ رنج و درد
اپنی حالت یاد کر کے کھینچتے تھے آہ سرد

میری بچی جان کر کرتے تھے اس پر ظلم وجور
جب ہوا معلوم اپنی ہے تو پھر کرتے ہو عذر

چلو لے جاؤ۔

بروٹس۔ نہیں عذرا رحم کر۔ میرا قصور معاف کر، میری طرف سے اپنے دل کو صاف کر،

عُذرا۔ آہ راحیل! میری سولہ برس کی کمائی جا اپنے باپ کے دل کو ٹھنڈک پہنچا،

بروٹس۔ نہیں میرے بزرگ بھائی چونکہ اس نُورِ نظر نے جس طرح آج تک تمہیں اپنا باپ سمجھا ہے اسی طرح عمر بھر سمجھے گی، اور جس دین کے دامن پر درشش گردان ہوئی ہے، اُسی میں آخری سانس تک رہے گی،

راحیل۔ میرے محترم بزرگ! میرے مقدس باپ! جس کے تقدس نے مجھے بُت پرستی سے نکال کر خدا کی توحید کے گلشن کی گل چینی کا افتخار بخشا ہے، کبھی نہ چھوڑوں گی، آپ کی عزت اور حلیشہ کی خدمت سے منہ نہ موڑوں گی،

مارکس۔ پیاری راحیل! میں اپنی گزشتہ بے وفائی سے نہایت شرمسار ہوں، اور جو سزا اس جرم کی دی جائے، اُسے قبول کرنے کو تیار ہوں،

راحیل۔ میری جان! یہ دُنیا مکار دھوکے اور فریب سے بھری ہوئی ہے، میں نے تمہیں معاف کیا،

ڈیسیہ - میری عزیز بہن! جبکہ تم رومن نسل اور مقدس پشینئے مذہب کی معزز بیٹی ہو تو پھر انصاف چاہتا ہے کہ جس ہاتھ کی میں پیدا وار ہوں تمہارے گاڈیئے آب دار کا زیور بنایا جاوے، میری خوشی میں تجھے بھی حصہ دار بنایا جاوے،

بادشاہ - ہاں ایسا ہی ہونا چاہیئے،

سیبن کا ٹرانسفر ہونا

ہر قسم کی عمدہ اور سستی کتابیں بزبان اُردو-عربی، فارسی-ہندی-سنسکرت، ناگری-گورمکھی وغیرہ وغیرہ زبان میں مطلوب ہوں تو فوراً ایک کارڈ لکھکر ذیل کے پتہ سے منگالیں،

بھائی تاراچند چھبر تاجر کتب لاہور دروازہ

سب کا آنا شادی کرنا

بادشاہ — فرخ سعید رشکِ سما سدا سمک رہو
زندہ رہو نہال رہو حشر تک رہو

بروٹس — خوش ایک دوسرے پہ سدا مہربان رہو
زندہ رہو نہال رہو شادمان رہو

گانا

آؤ گیاں مل گاویں۔ گاویں سجن موہن کو رجھاویں۔ پیا جیا ہیا
من تو پہ واروں سب جان۔ آؤ
سجن موہن آؤ۔ آؤ برہا اگن کو بجھاؤ
کارے نیناں۔ من بھاؤ۔ بھادو۔ جیا میں سنے تورے
نین نا ہیں ہے چین کٹے نا رین۔ سجن مکھ دکھلاؤ

ڈراپ کا گرنا اور تماشہ کا اختتام پانا

مکمل ڈراما
یہودی کی لڑکی تمام شد

مختصر فہرست کتب

کامل سنیاسی باتصویر

مدتون کے پوشیدہ راز اس مین درج ہین، نہین نہین بلکہ پُشتہا پُشت کے سنیاسیون کے آزمودہ نسخہ جات کو اس مین درج کیا گیا ہے جنکی پبلک کو ملنے کی اُمید ہی نہ تھی۔ قیمت بجائے تین روپیہ کے صرف عہ؍

پاکٹ کوک شاستر باتصویر

ہان ہان یہ بدچلنی عیاشی کا رہبر نہین ہے بلکہ درازی عُمری اور صحت بحال رکھنے کا ایک چشمہ ہے نکمے" اور فضول آسنون سے مُبرّا ہے، قیمت عہ؍ ہے،

ہارمونیم گائیڈ

باجا بجانا بغیر اُستاد کے آجاتا ہے۔ بلکہ شکست اور مرمت کرنے کی بھی واقفیت ہو جاتی ہے، تین ایڈیشن تھوڑے دنوں میں چھپ گئے، قیمت ۸/

رائل انگلش ٹیچر معہ گرائمر و لیٹر رائیٹر

بلا امداد اُستاد صرف یہی ایک ٹیچر ہے جس کا پہلا ایڈیشن چھ ہزار چھپا اور ہاتھوں ہاتھ بک گیا، پھر دُوسرا ایڈیشن پانچہزار چھپا اور تھوڑی کاپیاں باقی ہیں اور تیسری بار پھر چھپ رہا ہے، قیمت صرف عمہ/ ہے

مستری گائیڈ

معہ پیمایش چوب۔ پنجرے۔ نجاریہ۔ دوری۔ کانس انگیٹھیوں اور بہت سی معلومات کا خزانہ ہے، پہلی بار

چھپکر بک گیا۔ اب دوسری بار چھپکر تیار ہوگیا ہے،
قیمت ایک روپیہ۔

خزانہ حکمت

نام سے ظاہر ہے زیادہ تعریف کرنا گویا ہتک ہے قیمت
صرف ۸ر ہے تاکہ عام فائدہ اٹھائیں،

گھر کا درزی المعروف ٹیلر ماسٹر

کوٹ۔ پتلون۔ واسکٹ۔ پاجامہ۔ جانگیا وغیرہ بنانا
فوراً آجاتا ہے۔ قیمت تیلر صرف ۸ر

تاش چالیس

یہ وہ کتاب ہے جو عام طور پر لوگ سیکھ کر ہزاروں روپے
کما رہے ہیں اور اپنے آپ کو پروفیسر کہا کرتے ہیں،
قیمت ۸ر

بنگال کا جادو

نام سے ہی ظاہر ہو گیا ہو گا زیادہ تعریف فضول ہے قیمت

کشمیر کا جادو

پرانی کہانیان تو آپ نے سنی ہون گی منگوا کر دیکھو قیمت عہ

ہر فن مولا

یہ کتاب بیکار اور نئے روزگار دن کا اسم بامسمّیٰ انیس اور
حامی ہے۔ قیمت صرف ۸ر

مہاتما گاندھی جی کا اردو کا قاعدہ تصویر

سب سے پہلے یہ قاعدہ دس ہزار چھپکر ہاتھوں ہاتھ بک گیا دوسری دفعہ
بیس ہزار چھپوا لینے پر بھی فوراً ختم ہو گیا۔ بار سوم تیس ہزار طبع
کیا۔ ساتھ ہی حاسد پیدا ہو گئے اور انکو ناکام ہی رہنا پڑا۔
تھوڑی کاپیان رہگئی ہین جلد منگالین، قیمت صرف ڈیڑھ آنہ

ملنے کا پتہ

بھائی تاراچند چھبر تاجر کتب لاہور لاہور دوا

ہر قسم کی عمدہ
اور سستی کتب
ملنے کا پتہ
بھائی تارا چند چھبر
تاجر کتب لاہور

Only Title at the Arorbans Press, Lahore.